بسم الله الرحمن الرحيم

مقناطيس القلوب

ماشاء الله لا قوة الا بالله

مِرچُو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحابہ اجمعین

ہشت خلد بخشت چرخ و شش جہات پنج حس		چار ارکان چار ارواح و دو کون از یک نمد

امابعد سید ابو الحسن بن سید مہدی عرض کرتا ہے کہ نام اس رسالہ کا رسالہ **مقناطیس القلوب** ہے کیونکہ اس رسالہ میں بیان ایسے اعداد کا کیا جاتا ہے کہ جو ایک دوسرے کے عاشق ہیں اور محبت بین الاثنین و الفت بین الشخصین کے واسطے پرتاثیر و سریع الاثر ہیں کہ انکو اعداد متحابہ کہتے ہیں اور امام الحکما افلاطون نے ان اعداد کا نام مقناطیس القلوب رکھا ہے اس لیے کہ جیسے قوت جاذبہ حجر مقناطیس کو ساتھ حدید کے ہے ویسے ہی قوت جاذبیت اعداد متحابہ کو آپس میں ہے اسی دعوے کو بدلیل ثابت کیا ہے جیسا کہ بیان ہوگا اور اب تک اعداد متحابہ کے بیان میں کسی نے کوئی رسالہ جداگانہ تحریر نہیں کیا ہے محققین نے مندرجہ کتب ... میں لکھا ہے مختصر طور پر لکھا ہے اور اپنے اسرار مخفیہ کو

آشکار نہین کیا ہے تاکہ ہر کس و ناکس اس مطلب جلیل القدر پر قادر نہو سکے کیونکہ اگر شوخ طبیعتان مجنون خصال و عاشق مزاجان فرہاد مثال حلاوت و شیرینی سے اسکے ذائقہ پاوین اور طریقہ کار پردازی سے اسکے واقف ہو جاوین تو جیسے مستون کے ہاتھہ مین تلوار ین آئین ؎

اگر تیغے بدست مست افتد	زند بر تو نہ بیند نیک و بدرا

پس چونکہ اہل بصیرت نے اس مخدرہ مطالب کو عزیز تر از جان بنا کر مثل نگاہ کے سات پردون مین مخفی و محتجب کرکے رکھا ہے کہ نیک طینتان روشن ضمیر و یوسف طبیعتان با توقیر بھی نظارہ حسن و جمال با کمال سے اوسکے محروم تھے لہذا اس حقیر نے اس مطلب عظیم الشان کو کتب معتبرہ سے مثل کشکول شیخ بہاؤ الدین عاملی و جذوات میر باقر داماد و اخلاق جلالی و کشاف اصطلاحات الفنون و مفاتیح المغالیق کے بسعی بلیغ استخراج کرکے بعنوان مناسب ان چند اوراق مین جمع کیا اور جو حجابات رنگا رنگ اجمال عدیم المثال کے ان مطالب علیہ و مسائل خفیہ کے تھے باستصواب پیر خردان سب حجابات کا اوٹھا دینا اور بالکل کشف استتار کرنا مناسب نہ تھا کیونکہ ؎ عاقلان ہیچگہ چنین نکنند ٭ کشف رخسار نازنین نکنند مگر باز ہم اکثر مقامات مین تفصیل اجمال کی گئی اور گوہر مضامین رشتہ تحریر مین پرو دئے گئے کہ ہر کہ دریافت دریافت پس جو صاحبان حلم و فہم کہ اس مطلب پر قادر ہو جاوین اونکی خدمت مین التماس یہ ہے کہ اس امر کو امور نا مشروعہ مین صرف نفرماوین اور متابعت نفس امارہ مین زک نہ اوٹھاوین کہ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ کیونکہ جو لوگ اسرار فن پر مطلع ہو جاتے ہین اونکے ہاتھہ سے کارہائے نمایان اوس فن کے ظہور مین آتے ہین اور اس باب مین یعنے تحابب بین الاثنین و تباغض بین الشخصین کے لیے جزو اعظم علم نجوم و علم وفق اعداد کا جاننا ہے کیونکہ تحابب

دو طرح سے ہوتا ہے ایک تو خلقی ہے کہ بسبب طالع ولادت اون دونون کے
محبت باہمی ہوتی ہے تو بحسب قلت وکثرت دلائل کے کمی وبیشی الفت کی رہتی
ہے جیساکہ محقق طوسی رح نے شرح ثمرۃ الفلک بطلیموس مین لکھا ہے اور اس قسم
کی محبت کبھی مبدل بعداوت بھی ہوجاتی ہے کہ بسبب گردش فلکی کے کسی سال اگر
طالع سال اون دونون کا مخالف ایک دوسرے کے آتا ہے تو مخالفت پیدا
ہوجاتی ہے اور اگر دو چار برس تک طالع سال اون دونون کا مخالف ایک دوسرے
کے آتا ہے تو دو چار برس تک مخالفت رہتی ہے بعد اوسکے جب پھر طالع سال
دونون کا موافق آتا ہے تو پھر موافقت ہوجاتی ہے اور قلت وکثرت مخالفت اور
موافقت کی بحسب قلت وکثرت دلائل کے رہتی ہے دوسرے یہ کہ محبت و
عداوت درمیان دو شخصون کے بسبب عملیات وتعویذات وطلسمات کے پیدا
ہوجاتی ہے اگرچہ خلقی نہو اور اگر بعض دلالات خلقی بھی محبت کے موجود ہون کہ اون
دونون مین عداوت نہو بلکہ کسیقدر اتفاق ہو اوس مقام پر عملیات وتعویذات محبت کے اگر

جو باداب شرائط کیے گئے ہون سریع التاثیر ہوجاتے ہین اور اگر اون
دونون مین عداوت باہمی ہو تو بھی تاثیر محبت ہوگی مگر کم وبدشواری لیکن تاوقتیکہ
عامل اوضاع نجومی وگردش فلکی سے واقف نہو عملیات وتعویذات و
نقوش مین تاثیر ہونا امر محال ہے مگر استعمال کرنے مین اعداد متحابہ کی
اوضاع نجومی شرط نہین ہے ہان اگر تحریر نقوش اعداد متحابہ مین رعایت
اوضاع نجومی کیجائے تائید تمام وفائدہ تام بخشے گا جیساکہ بیان ہوگا الحاصل
مرتب کیا گیا یہ رسالہ اوپر ایک مقدمہ اور دو مقصد اور خاتمہ کے

مقدمہ کسور واقسام عدد مین	مقصد اول مشتمل اوپر چار بابون کے
باب پہلا مشتمل اوپر تین فصلون کے	فصل پہلی تعریف اعداد متحابہ مین

مقدمہ بیان کسر و اعداد کے اقسام مین چونکہ اعداد متحابہ کا پہچاننا موقوف و منحصر ہے اوپر پہچاننے اقسام کسر و اقسام اعداد کے لہذا اسکو مقدم کیا پس جاننا چاہیے کہ کسر کی دو قسمین ہین منطق و اصم کسر منطق کسور تسعہ مشہورہ کو کہتے ہین مثل نصف و ثلث و ربع کے عشر تک اور ان کو امہات الکسور کہتے ہین اور کسر اصم وہ کسر ہے کہ جسکی تعبیر بغیر جز کے ممکن نہو مثلاً دو سو بیس کا بائیسوان جز دس ہوئے اور پچپنوان جز چار ہوئے وعلی ہذا القیاس اور اعداد متحابہ مین کسر سے مراد کسور اصم ہین نہ کسور تسعہ مشہورہ اور واضح ہو کہ بنابر حصر عقلی کے عدد کی تین قسمین ہین تام و زائد و ناقص کیونکہ جو عدد فرض کیا جاوے خالی تین حال سے نہین ہے کہ اجزاے صحیحہ بسیطہ اوسکے یا مساوی اوسکے ہونگے یا کم یا زیادہ پس اگر مساوی ہون اوسکو عدد تام کہتے ہین

مثل چھہ کے کہ جمیع اجزاے صحیح بسیط اوسکے مساوی اوسکے ہین کیونکہ نصف اوسکا تین
ہین اور ثلث اوسکا دو ہین اور سدس اوسکا ایک ہے پس مجموع نصف و ثلث و
سدس چھہ ہوتے ہین کہ مساوی اور عین اصل عدد ہے اور اگر اجزاے صحیحہ بسیطہ اوسکے
کم ہون اصل عدد سے اوسکو عدد ناقص کہتے ہین مثل آٹھہ کے کہ اجزاے صحیحہ بسیطہ
اوسکے اوس سے کم ہین کیونکہ نصف اوسکا چار ہین اور ربع اوسکا دو اور ثمن اوسکا ایک
پس مجموع نصف و ربع و ثمن سات ہوتے ہین کہ کم ہین اصل عدد سے اسیطرح سات
اور نو اور دس اور چودہ اور سولہ اور بائیس کہ انکے بھی اجزا اصل عدد سے کم ہین انکو
عدد ناقص کہتے ہین اور اگر اجزاے صحیحہ بسیطہ اوسکے زیادہ ہون اصل سے اوسکو
عدد زاید کہتے ہین مثل بارہ کے کہ جمیع اجزا اوسکے اوس سے زیادہ ہوتے ہین کیونکہ
نصف اوسکا چھہ ہین اور ثلث اوسکا چار ہین اور ربع اوسکا تین ہین اور سدس
اوسکا دو ہین اور بارھوان جز اوسکا ایک ہے کہ یہ سب کسور ملاکے سولہ ہوتے ہین کہ زیادہ
ہین اصل عدد سے پس مبلغ اجزاے عادہ ہر ایکسکا ان اقسام ثلثہ مین سے روح اور معشوق
اور باطن اور سر اور مزاج اوسکا ہے پس عدد تام عاشق اپنے مرتبہ کا ہے اور عدد زاید
عاشق اوس مرتبہ زایدہ کا ہے کہ جو مبلغ اجزا اوسکے کا ہے اور عدد ناقص عاشق اوس
مرتبہ ناقصہ کا ہے کہ جو مجموع اجزا اوسکے کا ہے اور عددین متحابین عاشق ایک دوسرے
کے ہین جیسا کہ آویگا **فائدہ** دربیان عددین متماثلین و متداخلین و متوافقین و متباینین بعد
اسکے یہ بھی واضح ہو کہ جو دو عدد فرض کیے جاوین درمیان اونکے چار نسبتون مین سے
کسی نسبت کا پایا جانا ضرور ہے تماثل تداخل و توافق و تباین پس جو دو عدد کہ آپس مین
مساوی ہون مثل دو اور دو یا چار اور چار کے وہ متماثل ہین اور اگر مساوی نہون بلکہ ایک
اقل ہو اور ایک اکثر پس وہ اقل اگر اوس اکثر کو فنا کرے مثل چار اور آٹھہ کے یا دو اور آٹھہ یا
بیس اور ہشتو کے وہ متداخل ہین اونمین نسبت تداخل کی ہے اور اگر اقل ان دونون کا

اوس اکثر کو فنا کرے بلکہ ایک عدد ثالث ایسا ہو کہ وہ دونون کو فنا کردے اس طرح کہ مقسوم علیہ کو باقی پر تقسیم کرین یہانتک کہ کچھہ نہ بچے پس وہ متوافق ہین یعنے ونمین نسبت توافق کے ہے اور جو کسر کہ مخرج اوس عدد ثالث کا ہے وہ وفق اون عددین متوافقین کا ہوگا مثل ایکسَو اٹھائیس کے کہ سو کو تین مرتبہ اٹھائیس پر تقسیم کیا سولہ بچے پھر اٹھائیس کو کہ مقسوم علیہ تھا سولہ پر ایکبار تقسیم کیا بارہ بچے پھر سولہ کو کہ مقسوم علیہ تھا ایکبار بارہ پر تقسیم کیا چار بچے پھر بارہ کو کہ مقسوم علیہ تھا چار پر تین بار تقسیم کیا کچھہ نہ بچا معلوم ہوا کہ ان دونون عددون مین آپس مین نسبت توافق کے ہے اور یہ چار ایسا عدد ثالث ہے کہ اسنے ان دونون عددون کو فنا کردیا پس یہ چار عاد ہے اون دونون کا اور ربع کہ مخرج اس چار کا ہے وفق ہے اون دونون عددین متوافقین کا اور اگر دونون عدد فنا نہون بلکہ بعد تقسیم کے کچھہ باقی رہے تو اون دونون عددون کو آپسمین نسبت تباین کے ہے مثل آٹھہ اور تیرہ کے کہ جب تیرہ کو آٹھہ پر تقسیم کیا پانچ بچے پھر جب آٹھہ کو پانچ پر تقسیم کیا تین بچے پھر جب پانچ کو تین پر تقسیم کیا دو بچے پھر تین کو دو پر تقسیم کیا ایک بچا پس یہانپر کوئی عدد ثالث ایسا نہین نکلا کہ جو دونون کو فنا کردیتا معلوم ہوا کہ ان دونون کو آپس مین نسبت تباین کی ہے پس ان نسب اربعہ مین سے ضرور ہے کہ اعداد متحابہ مین نسبت توافق کے ہو جیسا کہ آوے گا۔

۲۸)۱۰۰(۳
۸۴
۱۶
۱۶)۲۸(۱
۱۶
۱۲
۱۲)۱۶(۱
۱۲
۴
۴)۱۲(۳
۱۲
×
۸)۱۳(۱
۸
۵
۵)۸(۱
۵
۳
۳)۵(۱
۳
۲
۲)۳(۱
۲
۱

باب اول الف در معرفت و طریق استعمال و خواص اعداد متحابہ مین

اس باب مین تین فصلین ہین **فصل پہلی تعریف و معرفت عددین متحابین مین** - واضح ہو کہ عددین متحابین وہ دو عدد ہین کہ انمین سے ایک زائد ہو اور ایک ناقص اور اجزاے صحیحہ بسیطہ ہر ایک کے عین عدد دیگر ہو جائین یعنے اجزا عدد زائد کے عین عدد ناقص ہو جائین اور اجزا عدد ناقص کے عین عدد زائد ہو جائین مثل اعداد ۲۲۰ اور ۲۸۴ کے کہ اعداد باطن ہر ایک کے عین عدد دیگر ہو جاتے ہین یعنے دو سو بیس کے کسور مجموعی دو سو چوراسی ہوتے ہین اور دو سو چوراسی کے جمیع اجزا دو سو بیس ہو جاتے ہین -

اصل عدد زائد براے محب	۲۲۰	اصل عدد ناقص بجہت محبوب	۲۸۴
نصف	۱۱۰	نصف	۱۴۲
ربع	۵۵	ربع	۷۱
خمس	۴۴	جزو ہفتاد و یکم	۴
عشر	۲۲	جزو صد و چہل و دوم	۲
نصف عشر	۱۱	جزو دو صد و ہشتاد و چہارم	۱
جزو یازدہم	۲۰	مجموع این کسور	۲۲۰
جزو بست و دوم	۱۰		
جزو چہل و چہارم	۵		
جزو پنجاہ و پنجم	۴		
جزو صد و دہم	۲		
جزو دو صد و بستم	۱		
مجموع این کسور	۲۸۴		

انخین سے ۲۸۴ عدد عطارد کے ہین اور ۲۲۰ عدد زہرہ کے کیونکہ عدد زہرہ ۲۱۷ ہین اور حرف ر بلا تکرار اسکے تین ہین پس تین اور ملا دیے ۲۲۰ ہوگئے اور عطارد و زہرہ مین دوستی جانبین سے ہے جیسا کہ مقصد دوم مین تفصیل بیان ہوگا اب ثبت ہوا اللہ تعالیٰ کے میر باقر داماد علیہ الرحمہ نے کتاب جذوات سے

جذوۂ عاشرین لکھا ہے خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ امام الحکما افلاطون الٰہی نے استقرار خواص اعداد متحابہ مین توغل بالغ کیا ہے کہ یہ دونون عدد باہم متجاذب و متعاشق و بسمت یکدیگر متواجہ و متحارک ہین اور عددین متحابین عبارت اون دو عدد زاید و ناقص سے ہے کہ مبلغ اجزا زاید مساوی ناقص و مبلغ اجزاے ناقص مساوی زائد ہوسکے ہین مثل ٢٢٠ و ٢٨٤ کے کہ ابتدا عددین متحابین کے انھین سے ہے اور اس سے کم مین استخراج اعداد متحابہ کا ممکن نہین ہان اس سے زیادہ مین ممکن ہے مثل ٢٠٢٤ و ٢٢٩٦ کے کہ یہ مرتبہ دوم اعداد متحابہ کا ہے اور مثل ١٧٢٩٦ و ١٨٤١٦ کے کہ یہ مرتبہ سوم اعداد متحابہ کا ہے جیساکہ تفصیل بیان ہوگا اور چونکہ مقدمہ مین ذکر ہوا کہ عدد زائد عاشق اوس مرتبہ زائدہ کا ہے کہ جو مبلغ اجزا اوسکے کا ہے مثل ٢٢٠ کہ جمیع اجزاے صحیحہ اسکے ٢٨٤ ہوتے ہین پس ٢٢٠ عاشق ٢٨٤ کے ہین اور عدد ناقص عاشق اوس مرتبہ ناقصہ کا ہے کہ جو مجموع جملہ اجزاء اوسکے کا ہے مثل ٢٨٤ کے کہ مجموع کسور صحیح اوسکا ٢٢٠ ہوتے ہین پس ٢٨٤ عاشق ہین ٢٢٠ کے پس بدلیل ثابت ہوا کہ یہ دونون عدد زائد و ناقص ایک دوسرے سے مستخرج و مشتق ہین اور باہم ایک دوسرے کے عاشق ہین اسی وجہ سے ایسے اعداد کا نام اعداد متحابہ رکھا گیا اور واضح ہو کہ مجموعہ سولہ مرتبون کا بر توالی طبعی ٢٤ سے ٣٩ تک ان دونون عددین متحابین پر مشتمل ہین کہ آٹھ مرتبہ اول کے یعنے اکتیس ٣١ تک مجموع اونکا ٢٢٠ ہوتے ہین کہ عدد زائد اور منسوب محبوب سے ہے اور آٹھ مرتبہ آخر کے یعنے ٣٢ سے ٣٩ تک مجموع اونکا ٢٨٤ ہوتے ہین کہ عدد ناقص و منسوب بعاشق سے ہے [illegible]

٢٤	
٢٥	
٢٦	
٢٧	
٢٨	
٢٩	
٣٠	
٣١	
جمع	٢٢٠
٣٢	
٣٣	
٣٤	
٣٥	
٣٦	
٣٧	
٣٨	
٣٩	
جمع	٢٨٤

جیسا کہ فاضل دوانی ملا جلال الدین نے رسالہ انموذج العلوم مین توہم کیا ہے
اور افلاطون نے ان اعداد کا نام مقناطیس القلوب رکھا ہے اور کسی نے اصحاب
ذوق مین سے ذکر کیا ہے کہ جاذبیت مقناطیس کے ساتھ حدید کی اس جہت سے
ہو سکتی ہے کہ نسبت اون کے مزاج کی مشابہ ہوگی کسی عدد سے انواع اعداد
متحابہ مین سے کہ مزاج جاذب کا مشابہ عدد زاید کے اور مزاج متجذب کا مشابہ عدد
ناقص کے ہوگا اور شیخ بہاؤ الدین عاملی نے جلد ثانی کشکول مین لکھا ہے کہ
شیخ الرئیس نے ایک رسالہ عشق مین تصنیف کیا ہے اوسمین لکھا ہے کہ ان العشق
سائر فی المجردات والفلکیات والعنصریات والمعدنیات والنباتات
والحیوانات حتی ان ارباب الریاضی قالوا فی الاعداد المتحابة واسند ذلک
ذلک علی اقلیدس وقالوا فانه ذلک لو یذکره یعنے بدرستیکہ عشق جاری
ہے مجردات مین اور فلکیات مین اور عنصریات مین اور معدنیات مین اور نباتات مین
اور حیوانات مین یہانتک کہ ارباب ریاضی قائل ہوئے ہین کہ اعداد متحابہ مین بھی
ہے اور اسناد اسکا کیا اونھون نے اسی عشق اعداد متحابہ کو بعد اقلیدس کے اور کہا اونھون نے
کہ اقلیدس اس مطلب تک نہین پہونچا اور اوسنے اوسکو فوت کیا اور ذکر نہین کیا **فصل دوسری**

تاثیر و طریق استعمال عدد متحابہ مین

اخلاق جلالی مین ملا جلال الدین محقق دوانی
نے لکھا ہے کہ عشق نفسانی کا مبدا تناسب روحانی ہے اور یہ عشق شمار رذائل مین نہین ہے بلکہ
فنون فضائل سے ہے کیونکہ طبائع لطیفہ کو ساتھ صور ظریفہ کے بحکم الجنس میل الی الجنس
کہ جنسیت علۃ ضم و وصل ہے میل عظیم ہوتا ہے اور حکمت مین ثابت ہو چکا ہے کہ بقدر
مزاج اعدل ہوگا یعنے قریب تر باعتدال ہوگا اور ساتھ وحدت حقیقی کے اقرب
واصل اوس حال مین جو صورت یا نقش کہ اوسی مزاج پر مترتب ہوگا وہ اکمل و
افضل ہوگا اور جو آثار عجیب و غریب کہ اوپر وفق اعداد کے مترتب ہوتے ہین

وہ بھی اسی قبیل سے ہین پس جسقدر کہ بسبب اعتدال مزاج کے کوئی شخص الطف و اشرف ہوگا اوسی قدر میلان نفس اوسکا طرف صورت ہاے حسینہ و شمائل کریمہ و نغمات رخیمہ کے قوی تر ہوگا پس جب نہال کمال دونون کا ایک ہی ہوا مین سرلاتا ہے اور وجاعت ال دونون کا ایک ہی منبع سے سیراب ہوتا ہے میلان طبیعت ساتھہ اتحاد باہمی کے ظاہر ہوجاتا ہے کہ یہی حقیقت محبت کی ہے پس جب یہ دونون نسبتین شریف دو مظہرین ظاہر ہوئین تو بحکم اختلاف استعداد و خصوصیات قوابل کے ہر آئینہ ایک مین بوجہ اتم و اعلی اور دوسرے مین انقص و ادنے ہوگا پس عاشقیت از طرف نقصان ظہور کرتی ہے اور معشوقیت از طرف کمال جلوہ دکھاتی ہے یعنے خصوصیت قابلیت جسمین کم ہوتی ہے وہ عاشق ہوجاتا ہے اور جسمین کامل ہوتی ہے وہ معشوق بنتا ہے اور اول استدعاے خفاء انتفا کرتا ہے اور ثانی اقتضاے جلا و بقا لہذا حکما نے درباب اعداد متحابہ کہا ہے کہ اگر اتفاق ہوجائے اور میان دو مخصوصون کے اسی امر کا کہ از قسم ماکولات تیم ملبوسات یا مشمولات وغیرہ کے کہ ایک ایک شے کا استعمال کرین کہ اعداد اون دونون کے فیمابین تحابب رکھتے ہون او سپر مداومت کرین تو البتہ درمیان اون دونون کے الفت و محبت پیدا ہوجائے گی بشرطیکہ عدد ماکول کمتر لفظ ساقل ۲۸۴ کا استعمال محب و طالب مین رہے اور عدد ماکول بیشتر لفظ سالث ۲۲۰ کا استعمال محبوب و مطلوب مین اور اگر یہ امر نہو سکے تو چاہیے کہ وفق عددین متحابین سے ایک ایک نقش بطور تکسیر بند کرکے اپنے پاس رکھین اور نقش عدد ناقص لفظ ساقل ۲۸۴ کا واسطے محب کے ہے اور عدد زائد لفظ سالث ۲۲۰ کا واسطے محبوب کے ہے تو البتہ درمیان اون دونون کے محبت و التیام حاصل ہوگا اور یہ عشق شعار حکماے المبین کا ہے اور شمس المعارف مین ہے کہ اگر عددین متحابین کو لکھین او سوقت کہ جب

زہرہ بری ہو نحوس سے اور متصل ہو سعود سے اور طالع خانہاے زہرہ مین سے
برج میزان یا ثور ہو پس اگر شمس بھی برج شرف مین ہو تو خوب ہے اور اگر زہرہ کو
ساتھہ مریخ کے نظر محمود ہو بنظر تثلیث یا تسدیس خوبتر ہے پس اوسوقت لکھکر اپنے
پاس رکھین تو محبت والفت بیحد پیدا ہوگی اور چونکہ عشق فعل زہرہ مریخ ہے کہ ابتدا
اوسکی زہرہ سے ہوتی ہے اور انتہا مریخ سے کہ اول مین الفت و استحسان ہوتا ہے اور آخر
مین احتراق اخلاط و تشویش و اضطراب اسی سبب سے ابواب تہیجات مین شرکت زہرہ و مریخ
شرط ہے الحاصل عددین متحابین مین کچھ ایسی مناسبت عاشقیت و معشوقیت کی حاصل ہے اور
ایک دوسرے کی طرف متجاذب ہین کہ جن دو شخصون کے پاس نقش ان دونون کا
ہو یا یہ دونون عدد کسی شی ماکولات وغیرہ مین مستعمل ہین تو اون دونون شخصون مین
مزاج عاشقیت و معشوقیت کا پیدا ہو جاتا ہے اور ایک دوسرے کی طرف مائل و راغب
رہتی ہین جسطرح کہ سیماب ساتھہ ذہب کے اور حجر مقناطیس ساتھہ حدید کے اور کہربا
ساتھہ کاہ کے کہ یہ باہمی حکم عاشق و معشوق کا رکھتے ہین کہ بغیر علایق اور ہر مانع اور اجتہاد
کرنے والے کے از ہم جدا نہین ہوتے ہین

فصل تیسری خواص اعداد متحابہ

مین مفاتیح المغالیق مین ہے کہ اگر حرف اول اسم طالب مطلوب سے اور حرف آخر
بھی ان دونون اسمون مین سے لیکر باہم امتزاج دیکر لکھین کہ وفق اوسکا سبطرف
سے برابر آوے اور عدد حروف کو بھی پشت لوح پر موفق کر کے معہ اعداد متحابہ
لکھین تو الفت بینہما مین فائدہ کثیر دیگا مگر یہ شرط ہے کہ عدد اسم طالب و مطلوب ملاحظہ کرین کہ
غالب کون ہے اور مغلوب کون پس جسکے عدد مغلوب ہون اوسپر عدد متحابہ
زائد کو اضافہ کرین اور جسکے عدد غالب ہون اوسپر عدد متحابہ ناقص
کو اضافہ کرین تو محبت بینہما مین تاثیر تام و فائدہ تمام دیگا اور اسمین
ملاحظہ غالب و مغلوب کا چاہیے نہ طالب و مطلوب کا کیونکہ ہو سکتا ہے

کہ اسم طالب اسم مطلوب پر غالب ہو اور بالعکس اور قاعدہ غالب و مغلوب کا
ان دو بیتون مین منظوم ہے

باحریف جنس کم بودن خوش ست در عدد مرہر دو را یکسان بود	بامخالف محتشم بودن خوش است آنکہ ساتش خورد غالب آن بود

یعنے اسم طالب و مطلوب کے اعداد نکالکر ہر ایک اسم سے نو نو طرح کرین اور ان دو بیتون سے مطلب اخذ کر لین الحاصل لوح اعداد کی اس طرح سے ہو کہ ابتدا اوسکی عدد و وجیہ ٢٤ سے ہو کہ مطابق ساعات لیل و نہار کے ہے اور عدد حال پر تمام کرین اور لوح اعداد متحابہ موفق و غیر موفق دونون طرح سے لکھ سکتے ہین چنانچہ بعضے حکما اس طرف گئے ہین کہ لوح اعداد متحابہ اس طور پر لکھنا چاہیے کہ اس لوح مین جمع سطر اول و سطر دوم کی ملاکے ٢٢٠ ہو یعنے ٢٢٠ کہ عدد زائد ہے اور جمع سطر دوم و سطر چہارم ملاکے ٢٨٤ ہو یعنے ٢٨٤ کہ عدد ناقص ہے پس اگر اعداد متحابہ اول اس مربع کے ایک لوح باکمزہ باسم ... طالب و مطلوب کے لکھین تو درمیان ان دونون کے دوستی و محبت پیدا ہوگی کیونکہ نقش مذکور مین اول سطر مین عرضاً اعداد ١٢٠ ہین کہ مجموع مجذورات حروف بدوح کی ہین اور بدوح مرکب ہے دو لفظون حب اور دوسی اور دو کے معنے بھی حب کے ہین اور مجذورات بدوح کے یہ ہین ب ٢ د ٤ و ٦ ح ٨ جمیع اور لوح یہ ہے لیکن یہ موفق نہین ہے کیونکہ ہر سطر کی جمع مخالف دوسری سطر کے ہے اولے یہی ہے کہ موفق لکھین یعنے جس

٢٤	٢٥	٢٦	٢٧	١٠٢
٢٨	٢٩	٣٠	٣١	١١٨
٣٢	٣٣	٣٤	٣٥	١٣٤
٣٦	٣٧	٣٨	٣٩	١٥٠

طرف سے کہ شمار کرین طولاً یا عرضاً یا قطراً وفق ٹھیک آوے پس وفق اسکا

تب ٹھیک آئے گا کہ جب بطریق تحریر نقش مربع لکھینگے یہ موفق ہر کہ وفق اس نقش کا ۱۲۶

۲۴	۳۷	۳۴	۳۱
۳۵	۳۰	۲۵	۳۶
۲۹	۳۲	۳۹	۲۶
۳۸	۲۷	۲۸	۳۳

ہین اسمین ۳۰ طرح کیے باقی ۹۶ رہے انکا ربع بلاکسر ۲۴ ہین پس ۲۴ کو خانہ اول مین لکھکر باضافہ ایک ایک عدد کے ہر خانہ مین نقش کو تمام کیا پس اب جس طرف سے کہ اس مربع کو شمار کرین عرضا یا طولا یا قطرا وہی اصل عدد ۱۲۶ حاصل ہونگے اور خواص اس لوح کے یہ ہین کہ جب آفتاب شرف مین ہو ایک نگینہ مربع طلائی یا نقرئی بنائین اور اعداد متحابہ کو مربع مین موفق نقش کرین پس اگر اوس خاتم کو پانی مین یا گلاب مین یا شربت مین رکھین اور وہ پانی اون لوگون کو پلائین کہ جنکو آپس مین خصومت ہو محبت باہمی اونمین پیدا ہوگی **ایضاً** اگر عدد وجیہ ۲۴ و عدد حال ۲۹ جمع کرکے خرقہ زرقا پر موفق کرکے لکھین اور فتیلہ کرکے جلائین پس راکھ اوسکی جہان پر چھڑکدین وہان پر فتنہ و شر پیدا ہوگا اگر اوسی عدد کو کہ ذکو ہوا اور آخر ماہ یعنی ۲۹ کو کہ باصطلاح اہل این فن روز فارغہ ہے گل خام پر لکھین اور اوس پانی مین ڈبوئین نہ جسمین آہنگر لوہے کو گرم کرکے ڈبوتا ہے یا اوس پانی مین کہ جو حمام سے باہر نکلتا ہے یا وہ کہ جسمین رنگریز کپڑے کو رنگ کے ہاتھ اپنے دہوتا ہے پس اگر اوس پانی کو درمیان کسی جماعت کے چھڑکین البتہ وہ جماعت متفرق ہوجائے گی اور ایام فارغہ و ایام ملانہ کو نزدیک اس گروہ کے اعتبار تمام ہے کہ یہ ایک اصطلاح وہ طریقہ نادر ہے کہ اعمال جلالی کو ایام ملانہ مین کرتے ہین اور اعمال جمالی کو ایام فارغہ مین پس ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ ایام فارغہ مین اور ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ ایام ملانہ ہین اور ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ فارغہ اور ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ ملانہ اور ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ فارغہ اور ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ ملانہ اور ۲۵ و ۲۶ فارغہ اور ۲۷ و ۲۸ ملانہ اور ۲۹ فارغہ اور ۳۰ ملانہ ہے تو عدد مکیر حبار بوحین بط

انموذج موفق لکھی جاتی ہین تاکہ مبتدی کو عمل کرنا او سپر آسان ہو جاوے اور یہ الواح اعداد متحابہ مین باسم محمود ط محمد مط لطـ ـز خاص مرقوم ہوتے ہین

لوح اول اعداد متحابہ محمود ط محمد طیہ ہے شرح اس لوح کی یہ ہے کہ وفق اسکا ۴۱۰ ہین کیونکہ مجموع اعداد محمود و محمد کے ۱۹۰ ہین پس عددین متحابین سے عدد زائد ۲۲۰ اسکے ساتھ ملا دیے ۴۱۰ ہوئے پس جمع العددین

۵۸	۹۲	۲۲۰	۴۰
۲۱۸	۴۲	۵۶	۹۴
۴۴	۲۲۴	۸۸	۵۴
۹۰	۵۲	۴۶	۲۲۲

یعنے ۴۱۰ مین سے ۲۵۰ طرح کیے باقی ۱۶۰ رہے اسکا ربع بلاکسر ۴۰ ہین پس ۴۰ کو خانہ اول خانہ آتشی مین لکھا اور باضافہ دو دو عدد کے ایک دو یعنے چار خانہ پر کیے پھر ابتدائے دور دوم یعنے خانہ پانچوین ۵۴ اور باضافہ دو دو عدد کے یہ دور بھی پر کیا پھر ابتدائے دور سوم یعنے دہم مین ۸۸ لکھے اور باضافہ دو دو عدد کے یہ بھی پر کیا پھر ابتدائے دور چہارم یعنے خانہ ششم مین ۲۱۸ لکھے اور باضافہ دو دو عدد کے یہ بھی پر کیا پس جس طرف سے کہ اس مربع کو عرضا یا طولا یا قطرا شمار کرین وہی اصل عدد ۴۱۰ ہین حاصل ہون گے۔

لوح دوم اعداد متحابہ باسم محمود ط محمد مطیہ ہے شرح اس لوح کی یہ ہے کہ وفق اسکا ۴۷۴ ہین کیونکہ مجموع اعداد محمود و محمد کے ۱۹۰ ہین پس عددین متحابین مین سے عدد ناقص ۲۸۴ اسکے ساتھ ملا دیے ۴۷۴ ہوئے پس

۴۴	۹۸	۲۸۴	۴۸
۲۸۲	۵۰	۴۲	۱۰۰
۵۲	۲۸۸	۹۴	۴۰
۹۶	۳۸	۵۴	۲۸۶

جمع العددین یعنے ۴۷۴ مین سے ۳۲۲ طرح کیے باقی ۱۵۲ رہے اسکا ربع بلاکسر ۳۸ ہین پس ۳۸ کو خانہ پانزدہم مین کہ خانہ آبی ہے اور واسطے عشق فراوان

جذب معشوق کے معین ہے لکھا پس باضافہ دو دو عدد کے ایک دور پر کیا پھر ابتداے دور دوم یعنے خانۂ دہم مین ۹۴ لکھے اور باضافہ دو دو عدد کے یہ چار خانے بھی پر کیے پھر ابتداے دور سوم یعنے خانۂ ہشتم مین ۲۸۲ لکھے اور باضافہ دو دو کے یہ چار خانہ بھی پر کیے پھر ابتداے دور چہارم یعنے خانہ اول مین ۸۴ لکھے اور باضافہ دو دو کے نقش تمام کیا پس جسطرف سے کہ اس مربع کو عرضا یا طولا یا قطرا شمار کرین

وہی اصل عدد ۴۷۴ حاصل ہون گے

لوح سوم اعداد متحابہ باسم محمود و محمد مطابق یہ ہے

۹۸	۲۲۰	۲۸۴	۹۲
۲۸۶	۹۰	۱۰۰	۲۱۸
۸۸	۲۸۰	۲۲۴	۱۰۲
۲۲۲	۱۰۴	۸۶	۲۸۲

شرح اس لوح کی یہ ہے کہ اس لوح مین ۲۲۰ عدد زائد خانۂ دوم مین و ۲۸۴ عدد ناقص خانۂ سوم مین آگئے ہین اور وفق اسکا ۶۹۴ ہین کیونکہ مجموعہ اعداد محمود و محمد کے ۱۹۰ ہین اسکے ساتھ عددین متحابین ۲۲۰ و ۲۸۴ دونون لادیے جمع الاعداد ۶۹۴ ہوئے اسمین سے ۲۵۰ طرح کیے باقی ۴۴۴ رہے اسکا ربع بالکسر ۸۶ ہین پس ۸۶ کو خانۂ پانزدہم مین لکھا اور باضافہ دو دو عدد کے یہ دور اول پر کیا پھر ابتداے دور دوم یعنے خانۂ دہم مین ۲۸۰ لکھے اور باضافہ دو دو کے یہ دور دوم بھی پر کیا پھر ابتداے دور سوم یعنے خانۂ ہشتم مین ۲۱۸ لکھے اور باضافہ دو دو کے یہ دور سوم بھی پر کیا پھر ابتداے دور چہارم یعنی خانۂ اول مین ۹۸ لکھے اور باضافہ دو دو کے یہ دور چہارم بھی پر کیا پس جسطرف سے کہ اس مربع کو طولا یا عرضا یا قطرا شمار کرین وہی اصل عدد ۶۹۴ حاصل ہونگے

لوح چہارم اعداد متحابہ باسم محمود و محمد مطابق

۹۲	۲۸۴	۲۲۰	۵۳
۲۲۲	۵۱	۹۴	۲۸۲
۴۹	۲۱۶	۲۸۸	۹۶
۲۸۶	۹۸	۴۷	۲۲۸

شرح اس لوح کی یہ ہے کہ اس لوح مین ۲۸۴ عدد ناقص خانۂ دوم مین اور ۲۲۰ عدد زائد خانۂ سوم مین آگئے ہین اور وفق اسکا ۶۴۹ ہین اسمین سے

۱۶۱۴ طرح کیے باقی ۱۰۸۰ رہے اسکا ربع بلا کسر ۲۷۰ ہین پس ۲۷۰ کو خانۂ پانزدہم مین لکھا اور
باضافہ دو دو کے یہ چار خانہ پُر کیے پھر ابتداے دور دوم مین ۲۱۶ لکھے اور باضافہ دو دو کیے
چار خانہ بھی پُر کیے پھر ابتداے دور سوم مین ۲۸۲ لکھے اور باضافہ دو دو کے یہ چار خانہ بھی پُر کیے
پھر ابتداے دور چہارم مین ۹۲ لکھے اور باضافہ دو دو کے یہ چار خانہ بھی پُر کیے پس جس طرف سے کہ اس
مربع کو طولاً یا عرضاً یا قطراً شمار کرین وہی اصل عدد ۹۴۶ حاصل ہون گے

نوع دیگر بعض اساتذہ نے مقرر کیا ہے کہ اگر کسی مربع کو موافق لکھین تو اوس
عدد معین کو ملاحظہ کرین کہ فرد الفرد ہے یا زوج الزوج یا فرد الزوج یا زوج الفرد
فرد الفرد اوسکو کہتے ہین کہ ایک فرد درمیان دو فردون کے ہو مثل ۱۱۱ یا ۱۳۵ یا
۱۹۵ کے اور زوج الزوج اوسکو کہتے ہین کہ ایک زوج درمیان دو زوج کے
ہو مثل ۲۲۲ یا ۲۴۸ یا ۴۸۰ کے اور فرد الزوج اوسکو کہتے ہین کہ ایک فرد درمیان
دو زوج کے ہو مثل ۲۱۲ یا ۲۹۲ یا ۴۸۰ یا ۲۵ کے اور زوج الفرد اوسکو کہتے ہین کہ ایک
زوج درمیان دو فردون کے ہو مثل ۱۲۱ یا ۵۰۴ یا ۱۸۳ کے وعلی ہذا القیاس پس ان چار
قسمون مین سے وہ عدد کہ جسکو لوح مین لکھنا منظور ہو اوسکو اوسی طرح سے لکھنا چاہیے
اور یہ نکتہ بہت عزیز ہی پس چند لوحین اس جا ہمین باسم طالب مطلوب بطریق انموذج تحریر کیجاتی ہین

لوح اول باسم مہر طالب و مشتری مطلوب بقاعدۂ فرد الفرد شرح اس لوح کی یہ ہی کہ یہ

۲۱۵	۲۶۳	۲۵۱	۲۳۹	۲۲۷
۲۴۱	۲۲۹	۲۱۷	۲۵۵	۲۵۳
۲۵۷	۲۴۵	۲۴۳	۲۳۱	۲۱۹
۲۳۳	۲۲۱	۲۵۹	۲۴۷	۲۳۵
۲۴۹	۲۳۷	۲۲۵	۲۲۳	۲۶۱

ہی کہ یہ لوح مخمس بقاعدۂ فرد الفرد لکھی
گئی ہی اور وفق اسکا ۱۱۹۵ ہین
کیونکہ مجموع اعداد مہر و مشتری ۹۵۰ ۲۴۵
کے ۱۱۹۵ ہین پس اسمین سے ۱۲۰
طرح کیے باقی ۱۰۷۵ رہے اسکا خمس بلا کسر ۲۱۵ ہین پس ۲۱۵ کو خانۂ اول مین لکھا
اور باضافہ دو دو عدد کے دو دو ر ا بکے یعنے دہلی خانہ پُر کیے کہ آخر دور دوم یعنے خانہ

شانزدہم مین ۲۳۳ لکھے گئے اب ابتداے دور سوم یعنے خانہ دوازدہم مین ۲۴۵ لکھے اور باضافہ دو دو کے دو دورا ور یعنے دس خانہ اور پر کیے کہ آخر دور چہارم یعنے خانہ دوم مین ۲۶۳ لکھے اب جو انتہاے دور دوم خانۂ شانزدہم مین ۲۳۴ لکھے تھے اوسپر باضافہ دو عدد کے ۲۳۵ عدد ابتداے دور پنجم یعنے خانہ بستم مین لکھے اور باضافہ دو دو کے یہ دور پنجم بھی تمام کیا پس جس جانب سے کہ اس مخمس کو شمار کرین وہی اصل عدد کہ جمیع العددین ۱۱۹۵ ہین حاصل ہونگے

لوح دوم بنام محمد و حق مطابقاعدۂ زوج الزوج شرح اس لوح کی یہ ہے کہ دفق اسکا ۲۰۰ ہین کیونکہ مجموع اعداد محمد و حق کے ۲۰۰ ہین اسمین سے ۱۲۰ طرح کیے باقی ۸۰ رہے اسکا ربع بلاکسر ۲۰ ہین پس ۲۰ کو خانہ اول خانہ آتشی مین لکھکر باضافہ چار چار عدد کے ہر خانہ مین نقش کو تمام کیا پس جس جانب سے کہ اس نقش کو عرضاً یا طولاً یا قطراً شمار کرین وہی اصل عدد کہ جمیع العددین ہین حاصل ہونگے

۴۸	۶۰	۷۲	۲۰
۶۸	۲۴	۴۴	۶۴
۲۸	۸۰	۵۲	۴۰
۵۶	۳۶	۳۲	۷۶

لوح سوم بنام فرہاد طالب و شیرین مطلوب بقاعدۂ زوج الفرد شرح اس لوح کی یہ ہے کہ یہ لوح بقاعدۂ زوج الفرد لکھی گئی ہے اور اوس لوح مین ۲۲۰ عدد زائد خانۂ سوم مین ہین اور وفق اوسکا ۸۶۰ ہین کیونکہ اعداد فرہاد ۲۹۰ ہین اور اعداد شیرین ۵۷۰ ہین اور جمیع العددین ۸۶۰ ہوے اسمین سے ۶۰ طرح کیے باقی ۸۰۰ رہے اسکا ربع بلاکسر ۲۰۰ ہین پس ۲۰۰ کو خانہ اول مین لکھا اور ہر خانہ مین باضافہ دو دو کے نقش کو تمام کیا پس جس جانب سے کہ اس مربع کو شمار کرین وہی اصل عدد ۸۶۰ حاصل ہونگے

۲۱۴	۲۲۰	۲۲۶	۲۰۰
۲۲۴	۲۰۲	۲۱۲	۲۲۲
۲۰۴	۲۳۰	۲۱۶	۲۱۰
۲۱۸	۲۰۸	۲۰۶	۲۲۸

لوح چہارم بنام کامل طا محمود ط بقاعدہ فرد الزوج

شرح اس لوح کی یہ ہے کہ یہ لوح بقاعدہ فرد الزوج لکھی ہے اور وفق اسکا ۱۸۹ ہین کیونکہ اعداد کامل ۹۱ ہین اور اعداد محمود ۹۸ اور جمیع العددین ۱۸۹ ہوے اسمین سے ۳۰ طرح کیے باقی ۱۵۹ رہے ربع اسکا ۳۹ ہین اور کسر تین کی بچی پس جس طرف سے کہ

۵۱	۴۲	۵۹	۳۶
۵۷	۳۹	۴۹	۴۴
۴۱	۶۳	۳۸	۴۷
۴۰	۴۵	۴۳	۶۱

اس مربع کو شمار کرین وہی اصل عدد ۱۸۹ حاصل ہون گے الا ایک قطر راست مین اور ایک سطر اول عرضا اور ایک سطر اول طولا کہ انمین ۱۸۰ حاصل ہون گے اور چونکہ اس قاعدے کا سمجھنا اس لوح سے دشوار ہے لہذا دو لوحین اور بقاعدہ فرد الزوج کے لکھی جاتی ہین تاکہ طریقہ اسکا مبتدی پر آسان ہو پس جب مبتدی ان دونون لوحون کو ذہن نشین کرے گا تو چار لوحین اور بھی اس سے لکھ سکتا ہے

لوح اول یا اسم یا ودود و یا وہاب بطریق فرد الزوج

شرح اس لوح کی یہ ہے کہ یہ مربع طبعی ہے کہ ابتدا اسکی ایک عدد سے ہے اور تمامی اسکی سولہ پر اور وفق اسکا ۳۴ ہین کیونکہ مجموع اعداد یا ودود و یا وہاب بغیر حرف ندا ۳۴ ہوتے ہین یا یہ مربع طبعی اسم اجل سے مستخرج ہوا ہے کہ اسکے بھی اعداد ۳۴ ہین پس اسمین سے ۳۰ طرح کیے باقی ۴ رہے ربع اسکا ایک ہے پس ایک عدد خانہ اوّل یعنے ابتداے دور اول مین لکھا

۱۴	۱۱	۸	۱
۴	۵	۱۰	۱۵
۹	۱۶	۳	۶
۷	۲	۱۳	۱۲

اور باضافہ چار چار کے دور اول تمام کیا پھر ابتداے دور دوم یعنے خانہ پانزدہم مین دو عدد لکھے اور باضافہ چار چار کے دور دوم بھی تمام کیا پھر ابتداے دور سوم خانہ دہم مین تین عدد لکھے اور باضافہ چار چار کے دور سوم بھی تمام کیا پھر ابتداے دور چہارم خانہ ہشتم مین چار عدد لکھے اور باضافہ چار چار

کے دور چہارم بھی تمام کیا پس جس طرف سے کہ اس مربع کو شمار کرین وہی اصل عدد وفق چونتیس حاصل ہون گے

لوح دوم باسم یاودود و یاوہاب بطریق فرد الزوج

١٦	٦	١١	١
٩	٣	١٤	٨
٥	١٥	٢	١٢
٤	١٠	٧	١٣

شرح اس لوح کی یہ ہے کہ وفق اسکا ٤٣ ہین کیونکہ مجموع اعداد یاودود ویاوہاب ٤٣ ہین اسمین سے ٣٠ طرح کیے باقی ٤ رہے ربع اسکا ایک ہے پس ایک کو خانہ اول مین لکھا اور باضافہ دو دو کے ایک دور پر کیا پھر ابتداے دور دوم مین تین عدد بڑھائے یعنے خانۂ پانزدہم مین دس عدد لکھے اور باضافہ دو دو کے دور دوم بھی پر کیا پھر ابتداے دور سوم مین دو عدد لکھے اور باضافہ دو دو کے دور سوم بھی پر کیا پھر ابتداے دور چہارم مین ایک ہی بڑھاکر نو لکھے اور باضافہ دو دو کے یہ دور بھی پر کیا پس جس طرف سے کہ اس مربع کو شمار کرین وہی اصل عدد وفق ٤٣ حاصل ہون گے تو بعد اگر ایک لوح مربع فولاد کی بناوین اور پرکار سے ایک دائرہ لوح مذکور پر نقش کرین پھر اوس دائرہ کے اندر مربع وہ دررہ لکھین کہ خطوط دور مربع کے بدات بسم اللہ الرحمن الرحیم ہون اور دس اسم الٰہی مصدر بحرف قاف کے مثل قیوم قائم قدیم قدیر قادر قاہر قہار قوی قد وس قریب اوس مربع مین سو فق نقش کرین اور ملائکہ اربعہ کو چار طرف اوسکے لکھین اور دائرہ پرکاری کے باہر آیہ قل اللھم مالک الملک تا قدیر اور آیہ قل الحمد للہ سیریکم ایاتہ فتعرفونہا وما ربک بغافل عما تعملون اور آیہ وھو القاھر فوق عبادہ و آیہ ان ینصرکم اللہ تا آخر آیہ نقش کرین اور چالیس حرف میم دائرہ کے اندر نقش کرین اس طرح سے کہ کشش پر ہر مد بسم اللہ کے دس میم نقش ہون اور اعداد وفق کو پشت لوح مذکور پر نقش کرین کہ نگینہ پر دکھائی دے پس تاثیر اس لوح کی یہ ہے

کہ دشمن کو دوست کردیتی ہے اور واسطے غلبہ ونفرت اوپر اعدا کے نہایت مفید ہے

باب دوسرا بیان استخراج اعداد متحابہ مین مشتمل اوپر تین فصلون کے

فصل اول بیان استخراج مرتبہ اول عددین متحابین مین یعنے دوسو بائیس ۲۲۲ عدد زائد اور دوسو چوراسی عدد ناقص مین مشتمل اوپر دو قاعدون کے **قاعدہ پہلا** کشاف اصطلاحات الفنون مین ہے کہ استخراج اعداد متحابہ کا تضعیفات اثنین سے کیا جاتا ہے مثل چار اور آٹھ اور سولہ کے قاعدہ اوسکا یہ ہے کہ تضعیفات اثنین سے کوئی عدد فرض کرین اوسکو ایک مرتبہ یک ونیم مین ضرب دین اور مرتبہ دیگر اوسکو تین مین ضرب دین پس دونون حاصل ضرب سے ایک ایک کم کرین جو باقی رہے اوسکا نام فرد اول ہے تو اب یہ دو فرد اول ہوئے پس ان دونون فرد اول کو آپس مین ضرب کرین جو حاصل ہو اوسکا نام فرد ثالث ہے پس اس فرد ثالث کو اون دونون فرد اول کے ساتھ جمع کرین اس مجموع کا نام بھی فرد اول ہے اب اوس اصل عدد کو کہ تضعیفات اثنین سے لیا ہے فرد ثالث مین ضرب دیں جو حاصل ضرب ہو ایک عدد عددین متحابین سے ہوگا یعنے عدد زائد ہوگا عددین متحابین سے بعد اسکے پھر اوسی اصل عدد کو مجموع ہر دو فرد اول و فرد ثالث مین ضرب دین تو دوسرا عدد عددین متحابین سے ہوگا یعنے عدد ناقص ہوگا عددین متحابین سے مثال اسکی یہ ہے کہ مثلاً تضعیفات اثنین سے چار فرض کیے ایک مرتبہ اوسکو یک ونیم مین ضرب دیا چھ ہوئے اور مرتبہ دوم اوسکو تین مین ضرب کیا بارہ ہوئے پس دونون حاصل ضرب سے ایک ایک کم کیا اول مین پانچ اور دوم مین گیارہ بچے کہ یہ دونون فرد اول ہین پس ان دونون فرد اول کو باہم ضرب کیا یعنے پانچ کو گیارہ مین ضرب دیا حاصل ضرب پچپن ہوئے یہ فرد ثالث ہے اب ان دونون فرد اول اور فرد ثالث کو جمع کیا یعنے گیارہ اور پانچ کہ یہ دونون فرد اول ہین اور پچپن ۵۵ کہ فرد ثالث ہے ان تینون کو جمع کیے

الکثر ہوے یہ بھی فرد اول ہے پس چار کو کہ تضعیفات اثنین سے لیا تھا چھپن مین کہ فرد
ثالث ہے ضرب دیا دو سو بیس ہوے یہ ایک عدد زائد حاصل ہوا عددین متحابین سے
بعد اسکے پھر اوسی اصل عدد کو یعنی چار کو مجموع ہر دو فرد اول اور فرد ثالث مین یعنے
الکثر مین ضرب دیا حاصل ضرب دو سو چوراسی ہوے کہ یہ عدد ناقص اور دوسرا متحابین
سے ہے اور ان دو عددون سے کم یعنے دو سو بیس اور دو سو چوراسی سے کمتر
اور کوئی عدد اعداد متحابہ کا نہین ہے کیونکہ تضعیفات اثنین سے کوئی عدد کمتر چار سے
نہین ہے اور بیشتر ان دو عددین متحابین سے اور اعداد متحابہ حاصل ہو سکتے ہین
کیونکہ تضعیفات اثنین سے آٹھ اور سولہ بھی لے سکتے ہین کہ اونسے عددین متحابین دیگر استخراج
کرین جیسا کہ بیان اوسکا آویگا انشاء اللہ تعالیٰ **قاعدہ دوسرا** استخراج عددین
متحابین کا وہ یہ ہے کہ تضعیفات اثنین سے چار لیے ایک مرتبہ اوسکو ساتھ عدد خانہ
ماقبل اوسکے کے یعنے ساتھ دو کے جمع کیا چھ ہوے اور مرتبہ دوم اوسکو ساتھ عدد
خانہ مابعد اوسکے کے آٹھ مین جمع کیا بارہ ہوے پس دونون کے حاصل سے ایک
ایک کم کیا تو اول مین پانچ اور ثانی مین گیارہ بچے کہ یہ دونون فرد اول ہین اب
ان دونون فرد اول کو آپسمین ضرب دیا پچپن ہوے کہ یہ فرد ثالث ہے اب ان تینون
فردون کو جمع کیا الکثر ہوے اسکا بھی نام فرد اول ہے پس اصل عدد کو فرد ثالث مین یعنے
چار کو پچپن مین ضرب دیا دو سو بیس ہوے کہ یہ عدد زائد اور ایک متحابین کا ہے پھر اصل
عدد کو دوسری فرد اول مین یعنے چار کو الکثر مین ضرب دیا دو سو چوراسی ہوے کہ یہ عدد
ناقص اور دوسرا متحابین کا ہے **فصل دوسری** بیان استخراج مرتبہ دوم عددین متحابین یعنے
دو ہزار چوبیس اور دو ہزار دو سو چھیانوے مین مشتمل اوپر دو قاعدہ مذکورہ بالا کے
قاعدہ پہلا تضعیفات اثنین سے آٹھ فرض کیے ایک مرتبہ اوسکو یک و نیم مین ضرب دیا بارہ
ہوے اور مرتبہ دوسرا اوسکو تین مین ضرب دیا چوبیس ہوے اور دونون حاصل سے ایک ایک

کم کیا تو اول مین پندرہ ۱۵ اور ثانی مین تینتیس ۳۳ بچے یہ دونون فرد اول ہین اب ان دونون
کو آپس مین ضرب دیا دوسو ترپن ۲۵۳ ہوے اسکا نام فرد ثالث ہے اب ان دونون فرد اول اور فرد ثالث
کو جمع کیا یعنے پندرہ ۱۵ اور تینتیس ۳۳ کہ یہ دونون فرد اول ہین اور دوسو ترپن ۲۵۳ کہ فرد ثالث ہے ان
تینون کو جمع کیا دوسو ستاسی ہوے یہ بھی فرد اول ہے پس اصل عدد یعنے آٹھہ کو از تضعیفات
اثنین سے لیا تھا دوسو ترپن ۲۵۳ مین کہ فرد ثالث ہے ضرب دیا دو ہزار چوبیس ۲۰۲۴ ہوے یہ
عدد زائد اور ایک متحابین کا ہے بعد اسکے پھر اوسی اصل عدد کو یعنے آٹھہ کو مجموع ہر دو
فرد اول و فرد ثالث مین یعنے دوسو ستاسی ۲۸۷ مین ضرب دیا دو ہزار دوسو چھیانوے ۲۲۹۶ ہوے
یہ عدد ناقص اور دوسرا متحابین کا ہے **قاعدہ دوسرا** جس دوسرے قاعدے سے
پہلے مرتبہ کے عددین متحابین استخراج کیے گئے اوسی قاعدے سے یہ بھی مستخرج ہوتے ہین
کہ تضعیفات اثنین سے آٹھہ فرض کیے ایک مرتبہ اوسکو ساتھہ عدد خانہ ماقبل اوسکے کہ
چار ہین جمع کیا بارہ ہوے اور مرتبہ دوم اوسکو ساتھہ عدد خانہ مابعد اوسکے کہ سولہ ہین
جمع کیا چوبیس ہوے پس دونون کے حاصل سے ایک ایک کم کیا اول مین گیارہ اور ثانی
مین تینتیس ۳۳ بچے کہ یہ دونون فرد اول ہین اب ان دونون فرد اول کو آپسمین ضرب دیا دوسو
ترپن ۲۵۳ ہوے کہ یہ فرد ثالث ہے اب ان تینون فردون کو جمع کیا دوسو ستاسی ہوے اسکا
بھی نام فرد اول ہے پس اصل عدد کہ فرد ثالث مین یعنے آٹھہ کو دوسو ترپن ۲۵۳ مین ضرب دیا
دو ہزار چوبیس ۲۰۲۴ ہوے کہ یہ عدد زائد اور ایک متحابین کا ہے پھر اصل عدد کو دوسرے فرد
اول مین یعنے آٹھہ کو دوسو ستاسی ۲۸۷ مین ضرب دیا دو ہزار دوسو چھیانوے ۲۲۹۶ ہوے کہ یہ عدد
ناقص اور دوسرا متحابین کا ہے لیکن اگر ان دونون عددون کے کسور اصم نکالے جائین ہر ایک
مجموع کسور ہر ایک کے عین مساوی دوسرے کے ہون گے **فصل تیسری** بیان
استخراج مرتبہ سوم عددین متحابین مین یعنے سترہ ہزار دوسو چھیانوے ۱۷۲۹۶ اور اٹھارہ ہزار
چارسو سولہ ۱۸۴۱۶ مین مشتمل اوپر دو قاعدہ مذکورہ بالا کے **قاعدہ پہلا** مثلاً تضعیفات اثنین سے

سولہ فرض کیے اوسکو ایک و نیم مین ضرب دیا چوبیس ہوئے اور مرتبہ دوم اوسکو تین مین ضرب
دیا اڑتالیس ہوئے اور دونون کے حاصل سے ایک ایک کم کیا تو اول مین تیئیس اور ثانی
مین سینتالیس بچے یہ دونون فرد اول ہین اب ان دونون کو آپس مین ضرب دیا ایکہزار اکاسی
ہوئے اسکا نام فرد ثالث ہے اب ان دونون فرد اول اور فرد ثالث کو جمع کیا ایکہزار ایکسو
اکاون ہوئے یہ بھی فرد اول ہے پس اصل عدد یعنے سولہ کو کہ تضعیفات اثنین سے لیے تھے
ایک ہزار اکاسی مین کہ فرد ثالث ہے ضرب دیا سترہ ہزار دوسو چھیانوے ہوئے یہ عدد
زائد اور ایک متحابین کا ہے بعد اسکے پھر اوسی اصل عدد کو یعنے سولہ کو مجموع ہر دو فرد اول
و فرد ثالث مین یعنے ایک ہزار ایک سو اکاون مین ضرب دیا اٹھارہ ہزار چار سو سولہ ہوئے یہ
عدد ناقص اور دوسرا متحابین کا ہے **قاعدہ دوسرا** بطریق عمل مذکورہ بالا یہ ہے کہ مثلاً
تضعیفات اثنین سے سولہ لیے اور اوسکو ساتھ عدد خانہ ماقبل اوسکے کے یعنے ساتھ آٹھ کے
جمع کیا چوبیس ہوئے اور مرتبہ دوم اوسکو ساتھ عدد خانہ مابعد اوسکے کے یعنے بتیس کے جمع کیا
اڑتالیس ہوئے پس دونون کے حاصل سے ایک ایک کم کیا تو اول مین تیئیس اور ثانی مین
سینتالیس بچے کہ یہ دونون فرد اول ہین اب ان دونون کو آپس مین ضرب دیا ایک ہزار اکاسی
ہوئے کہ یہ فرد ثالث ہے اب ان تینون فردون کو جمع کیا ایک ہزار ایک سو اکاون ہوئے اسکو
بھی نام فرد اول ہے پس اصل عدد کو فرد ثالث مین یعنے سولہ کو ایک ہزار اکاسی مین ضرب کیا
سترہ ہزار دوسو چھیانوے ہوئے یہ عدد زائد اور ایک متحابین کا ہے بعد اسکے پھر اوسی اصل عدد کو
دوسرے فرد اول مین یعنے سولہ کو ایکہزار ایکسو اکاون مین ضرب دیا اٹھارہ ہزار چار سو سولہ ہوئے یہ عدد
ناقص اور دوسرا متحابین کا ہے اسیطرح تضاعف اثنین سے مثل بتیس و چونسٹھ وغیرہ کے استخراج اعداد متحابہ کا
کرسکتے ہین اور اگر ان عدد زائد و ناقص کے کسور اصم نکالے جائین ہر آئینہ مجموع کسور ہر ایک کے عین اوسی مساوی دوسرے کے ہونگے

باب تیسرا استخراج وفق اعداد متحابہ مین مشتمل اوپر تین فصلون کے

فصل اول استخراج وفق مرتبہ اول عددین متحابین مین یعنے وفق دوسو بیس عدد زائد

اور وفق دو سو چوراسی عدد ناقص ہین پس واضح ہو کہ باب اول کی دوسری فصل مین
بیان ہوا کہ اگر ماکولات یا ملبوسات یا مشمومات وغیرہ مین کہ جنکے اعداد فیمابین تحابب
رکھتے ہون دو آدمی ایک ایک شے کے استعمال پر مداومت کرین تو فیمابین اون دونون
کے عشق پیدا ہوجاویگا اور اگر یہ نہوسکے تو وفق عددین متحابین سے ایک ایک نقش
بطور تکسیر پر کرکے دونون اپنے پاس رکھین کہ الفت ظاہری و محبت باطنی اون
دونون مین پیدا ہوجاویگی لہذا وفق کے بیان کرنے کی ضرورت ہوئی پس جاننا چاہیے
کہ وفق وہ عدد ہے کہ مفنی عدد زائد و ناقص کہ جسکو عاد اون دونون کا کہتے ہین وہ مخرج
اوس عدد کا ہو یعنے وفق وہ عدد ہے کہ عاد مخرج اوسکا ہو اور عاد وہ عدد ہے کہ مفنی عدد زائد
و ناقص ہو پس عددین متحابین مرتبہ اول مین یعنے دو سو بیس عدد زائد اور دو سو چوراسی
عدد ناقص مین کہ عاد ان دونون کا چار ہین اور ربع کہ چار مخرج اوسکا ہے وفق دونون کا ہے
یعنے ربع دو سو بیس کا کہ پچپن ہوتے ہین وفق اوسکا ہے اور ربع دو سو چوراسی کا کہ اکہتر
ہوتے ہین وفق اوسکا ہے لیکن عاد ان دونون عدد زائد و ناقص کا جو چار ہین اس جہت
سے ہین کہ یہ چار مفنی ہے دونون عدد زائد و ناقص کا کیونکہ جب دو سو چوراسی کو دو سو بیس پر
تقسیم کیا چونسٹھ باقی رہے پھر دو سو بیس کو کہ مقسوم علیہ تھا چونسٹھ پر تقسیم کیا اٹھائیس باقی
رہے پھر چونسٹھ کو کہ مقسوم علیہ تھا اٹھائیس پر تقسیم کیا آٹھ باقی رہے پھر اٹھائیس کو کہ مقسوم علیہ
تھا آٹھ پر تقسیم کیا چار باقی رہے پھر آٹھ کو کہ مقسوم علیہ تھا چار پر تقسیم کیا کچھ باقی نرہا پس
یہی مقسوم علیہ اخیر کا یعنے چار عاد ہے دونون عدد زائد و ناقص کا کہ اسنے دونون کو فنا کیا
اور ربع کہ چار مخرج اوسکا ہے وفق ان دونونکا ہے اور اس تقسیم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان دونون
عددون مین نسبت توافق کی ہے یعنے یہ عددین متوافقین ہین الغرض پس وفق دو سو بیس کا
پچپن ہے کیونکہ جب اس اصل عدد کو پچپن پر تقسیم کیا خارج قسمت چار رہے اور کچھ باقی نرہا
پس پچپن کہ مقسوم علیہ ہے مفنی ہے دو سو بیس کا چار مرتبہ کرکے پس چار کہ خارج قسمت ہین

عاد ہے اور پچپن وفق ہے دو سو بیس کا اسیطرح وفق دو سو چوراسی کا اکتر ہے کیونکہ
جب اس اصل عدد کو اکتر پر تقسیم کیا خارج قسمت چار رہے اور کچھ باقی نہ رہا پس اکتر کہ مقسوم
علیہ ہے مفنی دو سو چوراسی کا ہے چار مرتبہ کرکے پس چار کہ خارج قسمت ہین عاد ہے اور
اکتر وفق دو سو چوراسی کا اور یہی چار تضعیفات اثنین سے واسطے استخراج عددین متحابین
مرتبہ اول کے لیے تھے جیسا کہ دوسرے باب کی فصل اول مین بیان ہوا

فصل دوسری

استخراج وفق مرتبہ دوم عددین متحابین مین یعنے دو ہزار چوبیس عدد زائد اور دو ہزار
دو سو چھیانوے عدد ناقص ہین کہ عاد ان دونون کا آٹھ ہین اور ثمن کہ آٹھ مخرج
اوسکا ہے وفق دونون کا ہے یعنے ثمن دو ہزار چوبیس کا دو سو ترپن ہوتے ہین وفق
اوسکا ہے اور ثمن دو ہزار دو سو چھیانوے کا دو سو ستاسی ہوتے ہین وفق اوسکا ہے لیکن
عاد ان دونون عدد زائد و ناقص کا جو آٹھ ہین اس جہت سے ہین کہ یہ آٹھ مفنی ہین دونون
عدد زائد و ناقص کا کیونکہ جب اول کو ثانی پر تقسیم کیا دو سو بہتر باقی رہے پھر دو ہزار چوبیس کو کہ
مقسوم علیہ تھا دو سو بہتر پر تقسیم کیا ایک سو بیس باقی رہے پھر دو سو بہتر کو کہ مقسوم علیہ تھا ایک سو
بیس پر تقسیم کیا بتیس باقی رہے پھر ایک سو بیس کو کہ مقسوم علیہ تھا بتیس پر تقسیم کیا چوبیس باقی رہے
پھر بتیس کو کہ مقسوم علیہ تھا چوبیس پر تقسیم کیا آٹھ باقی رہے پھر چوبیس کو کہ مقسوم علیہ
تھا آٹھ پر تقسیم کیا کچھ باقی نہ رہا پس یہی مقسوم علیہ اخیر کا یعنے آٹھ عاد ہے دونون عدد زائد
و ناقص کا کہ اسنے دونون کو فنا کیا اور ثمن کہ آٹھ مخرج اوسکا ہے وفق ان دونونکا ہے اور
اس تقسیم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ دونون عدد متوافقین ہین یعنے انمین نسبت توافق کی الغرض
پس وفق دو ہزار چوبیس کا دو سو ترپن ہین کیونکہ جب اس اصل عدد کو عدد وفق دو سو ترپن پر
تقسیم کیا خارج قسمت آٹھ رہے اور کچھ باقی نہ رہا پس دو سو ترپن کہ مقسوم علیہ ہے مفنی ہے
دو ہزار چوبیس کا آٹھ مرتبہ کرکے پس آٹھ کہ خارج قسمت ہین عاد ہے اور دو سو ترپن وفق دو ہزار
چوبیس کا اسیطرح وفق دو ہزار دو سو چھیانوے کا دو سو ستاسی ہے کیونکہ جب اس اصل عدد کو

عدد وفق دو سو ستاسی پر تقسیم کیا خارج قسمت آٹھ رہے اور کچھ باقی نہ رہا پس دو سو ستاسی
کہ مقسوم علیہ ہے مفنی ہے دو ہزار دو سو چھیانوے کا آٹھ مرتبہ کرکے پس آٹھ کہ خارج قسمت
ہین عاد ہے اور دو سو ستاسی وفق ہے دو ہزار دو سو چھیانوے کا اور یہی آٹھ تضعیفات اثنین
سے واسطے استخراج عددین متحابین مرتبہ دوم کے لیے تھے جیسا کہ دوسرے باب کی دوسری فصل مین
بیان ہوا

فصل تیسری

استخراج وفق مرتبہ سوم عددین متحابین مین یعنے سترہ ہزار
دو سو چھیانوے عدد زائد اور اٹھارہ ہزار چار سو سولہ عدد ناقص ہین کہ عاد ان دونون کا
سولہ ہین و جزو و شانزدہم کہ شانزدہ مخرج اوسکا ہے وفق دونون کا ہے یعنے جزو شانزدہم سترہ
ہزار دو سو چھیانوے کا ایک ہزار اکاسی ہوتے ہین وفق اوسکا ہی اور جزو شانزدہم اٹھارہ ہزار
چار سو سولہ کا ایکہزار ایک سو اکاون ہوتے ہین وفق اسکا ہی لیکن عاد ان دونون کا عدد زائد و
ناقص کا جو سولہ ہین اس جہت سے ہین کہ یہ سولہ مفنی ہے ان دونون کا کیونکہ جب سترہ ہزار دو سو
چھیانوے کو اٹھارہ ہزار چار سو سولہ پر تقسیم کیا ایک ہزار ایکسو بیس باقی رہے پھر سترہ ہزار
دو سو چھیانوے کو کہ مقسوم علیہ تھا ایک سو بیس پر تقسیم کیا چار سو چھیانوے باقی رہے پھر
ایک ہزار ایکسو بیس کو کہ مقسوم علیہ تھا چار سو چھیانوے پر تقسیم کیا ایک سو اٹھائیس باقی رہے
پھر چار سو چھیانوے کو کہ مقسوم علیہ تھا ایکسو اٹھائیس پر تقسیم کیا ایکسو بارہ باقی رہے پھر
ایکسو اٹھائیس کو کہ مقسوم علیہ تھا ایک سو بارہ پر تقسیم کیا سولہ باقی رہے پھر ایک سو بارہ کو
کہ مقسوم علیہ تھا سولہ پر تقسیم کیا کچھ باقی نہ رہا پس مقسوم علیہ اخیر کا یعنے سولہ عاد ہے دونون عدد
زائد و ناقص کا کہ اسنے دونون کو فنا کیا اور جزو شانزدہم کہ شانزدہ مخرج اوسکا ہی وفق ان دونونکا
ہی اور اس تقسیم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ دونون عدد متوافقین ہین الغرض پس وفق سترہ ہزار
دو سو چھیانوے کا ایک ہزار اکاسی ہین کیونکہ جب اس اصل عدد کو عدد وفق پر تقسیم کیا خارج
قسمت سولہ رہے اور کچھ باقی نہ رہا پس ایک ہزار اکاسی کہ مقسوم علیہ ہے مفنی ہے سترہ ہزار
دو سو چھیانوے کا سولہ مرتبہ کرکے پس سولہ کہ خارج قسمت ہی عاد ہی اور ایکہزار اکاسی وفق اوسکا

اسیطرح وفق اٹھارہ ہزار چار سو سولہ کا ایک ہزار ایک سو اکاون ہین کیونکہ جب اس اصل عدد کو حد دو وفق پر تقسیم کیا خارج قسمت سولہ رہے اور کچھ باقی نرہا لیس ایکہزار اکاسی کہ مقسوم علیہ ہے مفتی ہوا اٹھارہ ہزار چار سو سولہ کا سولہ مرتبہ کر کے لیس سولہ کو کہ خارج قسمت سے عاد ہوا اور ایکہزار اکاسی وفق اوسکا اور یہی سولہ تضیفات اثنین سے واسطے استخراج عددین متحابین مرتبہ سوم کے لیے تھے جیساکہ دوسرے باب کی تیسری فصل مین بیان ہوا۔

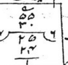
باب چوتھا وفق اعداد متحابہ کے نقش لکھنے مین

واضح ہو کہ باب اول کی دوسری فصل مین بیان ہوچکا کہ اگر استعمال عددین متحابین کا ماکولات یا ملبوسات یا مشمومات وغیرہ مین نہوسکے تو چاہیے کہ وفق عددین متحابین سے ایک ایک نقش بطور تکسیر پر کر کے دونون شخص اپنے پاس رکھین کہ حرارت عشق و محبت اون دونون مین پیدا ہوگی پس طریقہ استخراج و معرفت وفق کا تیسرے باب مین بیان ہوچکا اب قاعدہ نقش وفق لکھنے کا بطریق انموذج تین فصلو نمین لکھا جاتا ہے

فصل اول تحریر نقش وفق عددین متحابین

مرتبہ اول مین یعنے یہکین کہ وفق ۵۵ ہے ۲۲۰ عدد زائد کا اور ۷۱ کہ وفق ہے ۲۸۴ عدد ناقص کا

پس اگر ۵۵ کو مربع اربع مین پر کرنا چاہین چاہیے کہ عدد طرح مربع کہ تیس ہین اوس سے طرح کرین ۲۵ باقی رہے پس باقی کو چار پر کہ عدد خانہا طول مربع ہین تقسیم کرین خارج قسمت چھ رہین گے اور ایک کسر بچے گی پس چھ کو خانہ اول مین لکھکر باضافہ ایک تین دور تمام یعنے بارہ خانے پر کیے اور واسطے کسر ایک کے ابتداے دور چہارم یعنے ہشتم مین دو اضافہ کیے پھر



دور چہارم کے خانہ دوم یعنے خانۂ دوم سے پھر باضافہ ایک ایک کے لکھکر نقش تمام کیا پس جس جانب سے عرضاً یا طولاً یا قطراً شمار کرین وہی اصل عدد وفق کہ ۵۵ ہین حاصل آئین گے پس یہ نقش وفق عدد زائد کا مستخرج از ۲۲۰ / ۵۵ منسوب محبوب و مطلوب سے ہے

۱۳	۱۶	۲۰	۶
۱۹	۷	۱۲	۱۷
۸	۲۲	۱۴	۱۱
۱۵	۱۰	۹	۲۱

اور اگر ۵۵ کو مربع اربع مین پُر کرنا چاہین پس طرح مربع کہ تیس ہین اوس سے کم کرین ۴۱ باقی رہے پس باقی کو چار پر کہ عدد خانہاے طول یا عرض مربع ہین تقسیم کرین خارج قسمت دس

۵۵
۴۱
۳۰
۴ | ۴۱ | ۱۰
۴۰
۱

رہے اور ایک کی کسر بچی پس دس کو خانۂ اول مین لکھکر باضافہ ایک ایک کے تین دور پُر کیے اور واسطے کسر ایک کے ابتدائے دور آخر یعنے خانہ ہشتم مین دو اضافہ کیے پھر دور آخر کے خانۂ دوم سے باضافہ ایک ایک کے نقش تمام کیا پس جس طرف سے کہ عرضاً یا طولاً یا قطراً شمار کرین وہی اصل عدد دو فق کہ ۵۵ ہین حاصل ہون گے پس یہ نقش عدد دو فق ناقص کا مستخرج از $\frac{۲۸۴}{۱۷}$ منسوب بحب و طالب سے ہے

۱۷	۲۰	۲۴	۱۰
۲۳	۱۱	۱۶	۲۱
۱۲	۲۶	۱۸	۱۵
۱۹	۱۴	۱۳	۲۵

فائدہ واضح ہو کہ بعضون نے نقش مثلث مین وفق کو پُر کیا ہے کیونکہ بنا بر مذہب علماے مشارقہ نقش مثلث متعلق قمر سے ہے اور واسطے سعادت کے اور نقش مربع متعلق عطارد سے ہے اور واسطے نحوست کے

وعلیٰ ہذا القیاس تا نقش تسع کہ زحل سے منسوب ہے اور علماے مغاربہ نے برعکس اسکے مقرر کیا ہے یعنے نقش سہ در سہ کو منسوب بزحل کیا ہے اور چہار در چہار کو منسوب بمشتری و علیٰ ہذا القیاس تا نقش نہ در نہ کہ اوسکو منسوب قمر سے کیا ہے پس بنا بر اہل مغاربہ کے مثلث براے نحوست ہے اور مربع براے سعادت الحاصل بنا بر اہل مشارقہ کے مثلث متعلق قمر سے ہے اور قمر کل کواکب مین سریع السیر ہے اس جہت سے مثلث کو بھی سریع الاثر جانتے ہین اور جمیع علما و حکما نے ہر ایک مہم جلالی و جمالی مین اسی لوح مثلث سے کام لیا ہے بقوت عزایمات روحانی و وقت مناسب بخور لایق کے الحاصل لوح مثلث دفق عدد زائد کا مستخرج از $\frac{۲۲}{۵۵}$ منسوب مجوب سے ہے

۲۲	۱۴	۱۹
۱۶	۱۸	۲۱
۱۷	۲۳	۱۵

شرح اس لوح کی یہ ہے کہ وفق اسکا پچپن ہین پس عدد طرح مثلث
کہ بارہ ہین کم کیے ۴۳ باقی رہے پس باقی کو تین پر تقسیم
کیا کہ عدد خانہا ے مثلث ہین طولاً یا عرضاً خارج قسمت

س ۵۵
۱۲
۴۳ | ۳
۳
۱۳
۱۲
۱

۱۴ رہے ۱۴ اور ایک کی کسر بچی پس جس مثلث مین کہ کسر ایک یا دو کی بچی اوسکو
مثلث کہنہ لنگ کہتے ہین کیونکہ بسبب کسر کے کل اضلاع و اقطار مین اعداد وفق برابر نہین
آتے ہین پس چہ دہ کو خانہ دوم مین لکھا کہ یہ خانہ شرقی و آتشی ہے اور واسطے جلب ارزاق و دولت
و دوستی کے معین ہے اور باضافہ ایک ایک کے دو دور اس لوح کی یعنے چھ خانہ پر کیے
اور آخر دور دوم مین ۱۹ لکھے پس واسطے کسر ایک کے ابتداے دور مین دو عدد بڑہائے
یعنے ۲۱ لکھے پھر باضافہ ایک ایک کے نقش تمام کیا پس جس طرف سے کہ شمار کرین وہی
اصل عدد وفق کہ ۵۵ ہین حاصل ہونگے بجز ایک قطر راست کے کہ اوسمین ۵۴ حاصل
ہونگے اور وفق عدد ناقص کا مستخرج از ۲۸۴/۱۷ منسوب محب و طالب سے ہے
شرح اس لوح کی یہ ہے کہ وفق اسکا ۷۱ ہین اسمین سے بارہ طرح کیے ۵۹ رہے

۲۴	۱۹	۲۸
۲۷	۲۳	۲۱
۲۰	۲۹	۲۲

۵۹ کو تین پر تقسیم کیا خارج قسمت ۱۹ رہے اور دو
کی کسر بچی پس خارج قسمت ۱۹ کو خانہ دوم خانہ آتشی
شرقی مین لکھا اور باضافہ ایک ایک کے دو دور پر کیے

س ۷۱
۱۲
۵۹ | ۳ ۱۹
۳
۲۹
۲۷
۲

اب واسطے کسر دو کے ابتداے دور سوم مین تین عدد اضافہ کیے ۲۷ لکھے پھر باضافہ
ایک ایک کے یہ دور بھی پر کیا پس جس طرف سے کہ شمار کرین وہی اصل عدد وفق ۷۱ حاصل ہونگے الا
ایک قطر چپ مین کہ اوسمین ۶۹ حاصل ہونگے **فصل دوم** تحریر نقش وفق عددین متحابین مربع دوم
مین یعنے ۲۵۳ کہ وفق ہے ۲۰۲۴ عدد زائد کا اور ۲۸۰ کہ وفق ہے ۲۲۹۶ عدد ناقص کا پس اگر
۲۵۳ کو مربع مین پر کرین پس عدد طرح مربع کہ تیس ہین کم کرین ۲۲۳ باقی رہے پس باقی کو
چار پر تقسیم کیا خارج قسمت ۵۵ رہے اور تین کی کسر بچی پس ۵۵ کو خانہ اول مین لکھکر باضافہ ایک ایک

۵
۲۵۳
۳۰
۲۲۳ ۵۵ ۴
۲۰
۲۳
۲۰
۳

عدد کے ایک دور یعنے چار خانہ لکھے اور واسطے کسر تین کے ابتدائے دور دوم یعنے خانہ پانزدہم مین دو عدد اضافہ کیے پھر دور دوم کے دوسرے خانہ سے یعنے خانہ نہم سے ایک ایک عدد ہر خانہ مین زیادہ کرکے نقش کو تمام کیا پس جسطرف سے کہ اس لوح کو شمار کرین طولاً یا عرضاً یا قطراً وہی اصل عدد وفق ۲۵۳ حاصل آئین گے پس یہ نقش وفق عدد زائد کا مستخرج از $\frac{۲۰۲۴}{۲۵۳}$ منسوب محبوب ومطلوب سے ہے اور اگر ۲۸۷ مربع مین پُر کرنا چاہین تیس ۳۰ اوسمین سے طرح کرین ۲۵۷ باقی رہے اس باقی کو چار پر تقسیم کیا خارج قسمت ۶۴ رہے اور ایک کی کسر بچی پس ۶۴ کو خانہ اول مین لکھکر

۶۳	۶۶	۶۹	۵۵
۶۸	۵۶	۶۲	۶۷
۵۷	۷۱	۶۴	۶۱
۶۵	۶۰	۵۸	۷۰

۵
۲۸۷
۳۰
۲۵۷ ۶۴ ۴
۲۴
۱۷
۱۶
۱

باضافہ ایک ایک عدد کے تین دور یعنے بارہ خانہ پُر کیے اور واسطے کسر ایک کے ابتدائے آخر مین دو اضافہ کیے پھر دور آخر کے خانہ دوم سے باضافہ ایک ایک کے نقش کو تمام کیا پس جس طرف سے کہ شمار کرین عرضاً یا طولاً یا قطراً وہی اصل عدد وفق ۲۸۷ ہین حاصل آئین گے پس یہ نقش وفق عدد ناقص کا مستخرج از $\frac{۲۲۹۶}{۲۸۷}$ منسوب محب وطالب سے ہے

فصل سوم تحریر نقش عددین متحابین مرتبۂ سوم

مین یعنے ۱۰۸۱ کہ وفق ہے ۲۹۶، ۱ عدد زائد کا اور ۱۱۵۱ کہ وفق ہے ۱۶۴، ۱ عدد ناقص کا پس یہان پر نقش مربع اور طریقہ سے پُر کیا جاتا ہے کہ جو سہل تر ہے سب طریقون سے وہ یہ ہے کہ پہلے خانہ مین ایک سے

۷۱	۶۴	۷۸	۶۴
۷۷	۶۵	۷۰	۷۵
۶۶	۸۰	۷۲	۶۹
۷۳	۲۸	۶۷	۷۹

بھرنا شروع کیا اور باضافہ ایک ایک عدد کے اس مربع کے چار دور مین سے تین دور لکھے یعنے بارہ خانہ پُر کیے اب دور آخر کے چار خانہ باقی رہے اب حساب کیا کہ طولاً مجموع اعداد کس سطر کے زیادہ ہین تو مجموع اعداد سطر چہارم

اکیس سے کہ بہ نسبت اور سطرون کے اعداد سے زیادہ ہین پس اکیس کو اصل اعداد
وفق عدد زائد ۱۰۸۱ سے کم کیا ۱۰۶۰ باقی رہے اسکو ابتداء دور چہارم مین لکھکر
باضافہ ایک ایک کے نقش تمام کیا پس جس طرف سے کہ عرضاً یا طولاً یا قطراً اشمار
کرین وہی اصل عدد وفق کہ ۱۰۸۱ ہین حاصل ہون گے پس یہ نقش عدد
وفق عدد زائد کا مستخرج از $\frac{۱۷۲۹۶}{۱۰۸۱}$ منسوب محبوب ومطلوب سے ہے

۱	۱۰۶۱	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۰۶۰
۶	۹	۱۰۶۳	۳
۱۰۶۲	۴	۵	۱۰

اسی طرح وفق عدد ناقص ۱۱۵۱ کو مربع مین
پر کیا تو اسمین بھی اکیس کی طرح دی ۱۱۳۰
باقی رہے پس خانہ اول مین ایک سے
بھرنا شروع کیا اور باضافہ ایک ایک کے
تین دور پر کیے اب ابتداء سے دور چہارم مین ۱۱۳۰ لکھے اور باضافہ ایک ایک
کے نقش تمام کیا پس جس طرف سے کہ شمار کرین وہی اصل عدد وفق ۱۱۵۱
حاصل ہون گے پس یہ نقش عدد ناقص کا مستخرج از $\frac{۱۹۴۱۶}{۱۱۵۱}$ منسوب محب وطالب سے ہے

۱	۱۱۳۱	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۱۳۰
۶	۹	۱۱۳۳	۳
۱۱۳۲	۴	۵	۱۰

یہانتک بیان اعداد متحابہ کا تھا کہ جو شعار حکمائے
الٰہیین کا تھا کہ اسکے اسرار کو مخفی تر کرکے رکھا تھا
اب مقصد دوم مین بیان دلائل محبت خلقی وغیرہ
کا ہوگا **مقصد دوسرا** بیان دلائل خلقی ووجوہات
محبت بین الاثنین مین پس واضح ہو کہ اول رسالہ مین بیان ہوچکا کہ تحابب بین الاثنین
دو طرح پر ہے ایک تو خلقی ہے کہ بسبب طالع ولادت وتحویل سال وغیرہ کے ہوتی ہے
تو بحسب قلت وکثرت دلائل کے کمی وبیشی محبت والفت کی بینہار رہتی ہے دوسرے
بسبب عملیات وتعوینات وغیرہ کے ہوتی ہے پس اب تک بیان قسم دوم کا ہوا اب
اس مقصد مین قسم اول کا بیان ہوتا ہے پس یہ مقصد مشتمل ہے اوپر تین فصلون کے

فصل اول بیان دلائل وجوہات محبت مین اخوان الصفا و اشجار الاثمار مین ہے کہ
جس کے مسقط نطفہ اور زائچہ وقت ولادت اور تحویل سالی و قران نیرین مریخ و زہرہ و مشتری
قوی ہون ہر آئینہ وہ شخص صاحب طبع لطیف ہوگا اور عشق صاحبان حسن و جمال نازنینان
ندیم الشمائل سے ضرور ہوگا کیونکہ مریخ و زہرہ مہیج طبیعت و مولد عشق ہین اور ضرور
ہے کہ زائچہ وقت ولادت مین اسکے شمس و قمر صالح الحال ہون لیکن دوستی و محبت
اسکی دوسرے شخص کے ساتھ ہونا اور اتحاد باہمی اندونون کا بنا بر دلائل متعلق کے چند
وجوہات سے ہے **وجہ اول** یہ ہے کہ جن دو شخصون کے زائچے ولادت مین نیرین
قوی ہون اور ایک مولود کے نیرین دوسرے مولود کے نیرین کے ساتھ بنظر تثلیث
یا تسدیس ناظر ہون یعنے موضع شمس ایک کا ساتھ موضع قمر دوسرے کے ناظر ہو تو
اون دو شخصون مین دوستی و محبت پیدا ہوگی پس اگر ان دو شخصون مین سے ایک مرد ہو
اور ایک عورت یا غلام تو درمیان اونکے عشق عظیم پیدا ہوگا اور اگر ان دونون مین سے
طالع عاشق کا گیارہوان خانہ طالع معشوق سے پڑے تو عشق شدید و آشکار ہوگا یہانتک
کہ سر جان ایک دوسرے سے دریغ نکرین **وجہ دوم** یہ ہے کہ اگر درمیان دو مولود کے
شمس یا قمر ایک برج مین پڑین درمیان اون دونون کے دوستی ہوگی **وجہ سوم** یہ
اگر طالع دو شخصون کا ایک برج پڑے یا صاحب طالع دو شخصون کا ایک ہی ستارہ ہو
درمیان اون دونون کے دوستی و محبت ہوگی **وجہ چہارم** یہ کہ اگر طالع دو شخصونکا باہم دیگر بنظر
تسدیس ناظر ہو دلیل محبت بینہائی ہے کیونکہ بروج متناظرہ بتسدیس باہم موافق ہین کیفیت
فعلیہ مین اور مخالف ہین کیفیت منفعلہ مین اور فاعل اقوی ہے منفعل سے لہذا نظر تسدیس دلیل
تمام دوستی کی ہوئی اور ہر ایک برج کو ساتھ تیسرے اور گیارھوین برج کے نظر تسدیس ہے
وجہ پنجم یہ کہ اگر طالع دو شخصونکا باہم دیگر بنظر تثلیث ناظر ہو یعنے طالع دونونکا ایک ہی مثلثہ سے ہو کہ مثلثات
باہم نظر تثلیث رکھتے ہین جیسا کہ طالع ایک کا حمل ہو اور طالع دوسرے کا اسد ہو یا قوس یعنے طالع

اگر ایک کا ثور ہوا ور دوسرے کا سنبلہ ہو یا جدی دلیل ہے کہ درمیان اون دونون کے اغلب چیزون مین موافقت ہوگی اور زمانہ دراز تک رہیگی کیونکہ ہر ایک برج مثلثہ کا ساتھ دوسرے برج کے اوسی مثلثہ سے موافق ہے کیفیتہ فاعلیتہ مین بھی اور کیفیتہ منفعلہ مین بھی لہذا بنظر تثلیث دلیل تمام دوستی کی ہوئی اور مثلثات عناصر اربعہ یہ ہین

آتشی مثلثہ	خاکی مثلثہ	بادی مثلثہ	آبی مثلثہ
حمل	ثور	جوزا	سرطان
اسد	سنبلہ	میزان	عقرب
قوس	جدی	دلو	حوت

وجہ ششم یہ کہ اگر طالع کسی عورت کا ساتوان خانہ طالع مرد سے پڑے یا طالع مخدوم کا دسوان خانہ طالع خدمتگار سے پڑے یا طالع معشوق کا گیارھوان خانہ طالع عاشق سے پڑے دلیل ہے کہ درمیان دونون کے محبت و مودت باہمی بغایت و بے نہایت ہوگی اور زمانہ دراز تک رہیگی اور ایک دوسرے سے برخوردار ہونگے بشرطیکہ درمیان کوکب مستولے دونون کے یعنے مستولے مرد و زن و خادم و مخدوم و عاشق و معشوق باہمی نظر دوستی و نظر قبول از یکدیگر ہوا ور دونون مستولے نیکو حال و مسعود ہون پس اگر ایسا ہو تو دلیل ہے کہ درمیان اونکے سالہاے سال آمیزش و موافقت رہے اور اگر اون دونون مستولیون مین سے ایک کوکب سعد ہوا ور ایک نحس اور نظر قبول از یک دیگر ہو تو صاحب سعد کو سیرت نیک ہوگی اور صاحب نحس کو سیرت نہ نیک ہوگی نہ بد لیکن دونون مین موافقت حاصل ہوگی **وجہ ہفتم** یہ کہ اگر دو مولود کے زائچہ ولادت مین کوکب سعد ایک موضع مین پڑے ہون دلیل ہے کہ درمیان اونکے محبت و مودت ہوگی اور ایک دوسرے کو نیکی و نفع پھونچائے گی اور منفعت بحسب طبیعت اوس کوکب کے سعد پھونچے گی مثلاً اگر وہ سعد مشتری ہو تو جاہ و حشمت و مال حاصل ہوگا اور اگر وہ سعد زہرہ ہو تو لذت والفت وانس و مودت حاصل ہو پس اگر وہ سعد دونون کے طالع مین ہو تو دونون کو نفع ایک دوسرے کے نفس سے پھونچے

اور اگر وہ سعد خانہ دوم خانہ مال مین ہو تو نفع باہم دیگر بسبب مال و معاش کے ہو اور اگر وہ سعد خانہ سوم مین ہو تو نفع باہم دیگر بسبب تحصیل علم یا نقل نزدیک کے ہو اور اگر وہ سعد خانہ چہارم مین ہو تو نفع باہم دیگر بسبب عمارت و زراعت و باغ و زمین کے ہو اور اگر وہ سعد خانہ دہم مین ہو تو نفع باہم دیگر بسبب جاہ و شغل و عمل سلطانی کے ہو و علی ہذا القیاس جس خانہ مین وہ سعد ہو بسبب منسوبات اوس خانہ کے ایک دوسرے کو نفع پہونچائین گے **وجہ ہشتم** یہ کہ برج طالع مطیع ہوتا ہے اپنے برج مستعلی کے اور صاحب طالع کو صاحب مستعلی کی محبت زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ بطلیموس نے ثمرۃ الفلک کے کلمہ سی و پنجم مین لکھا ہے کہ والبروج المطعیہ اشد محبۃ یعنے جو برج کہ مطیع ہے اوسکو محبت شدید تر ہے اور برج مستعلی اوسکو کہین گے کہ جو برج طالع سے فوق الارض ہو اور یہ بھی لکھا ہے کہ بروج معوج الطلوع مطیع ہین بروج مستقیم الطلوع کے تو اول جدی سے آخر جوزا تک سب برج معوج الطلوع کوتاہ الطلوع ہین اور اول سرطان سے آخر قوس تک برج مستقیم الطلوع ہین طالع **وجہ نہم** یہ کہ اگر دو مولود کے زائچہ ولادت مین سہم السعادت ایک برج مین پڑا ہو دلیل محبت بنہائی ہے اور بسبب طمع داشت کے باہم دیگر ایک دوسرے کی امیدین حاصل ہون اور سہم السعادت کو سہم القمر بھی کہتے ہین اور طریق استخراج سہم السعادت وغیرہ کا رسالہ ضیاء النجوم مین مرقوم ہو چکا

فصل دوم در بیان محبت بین الشخصین

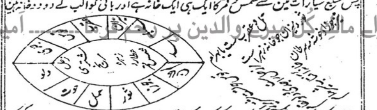
از روے صاحب طالع وقت ولادت کے پس واضح ہو کہ اگر کواکب صاحب طالع دو شخصون کے آپس مین دوست ہون دلیل ہے کہ اون دو شخصون مین بھی آپس مین دوستی ہوگی جیسا کہ اگر طالع ایک شخص کا برج اسد ہو اور طالع دوسرے کا سرطان ہو اور اسد خانہ شمس ہے اور سرطان خانہ قمر اور شمس و قمر مین دوستی جانبین سے ہے دلیل ہے کہ اون دو شخصون مین بھی دوستی جانبین سے ہوگی

اور بیان تفصیلی اسکا آگے آئے گا اور چونکہ یہ دوستی اور دشمنی موقوف ہے معرفت پر
دوستی و دشمنی کواکب کے لہذا دوستی و دشمنی کواکب کا بیان ضرور ہوا پس واضح ہو کہ صداقت
وعداوت کواکب مین منجمین مین اختلاف ہے جیسا کہ ابو ریحان بیرونی نے تفہیم النجوم مین لکھا
ہی کہ بعض منجمین کا قول یہ ہے کہ جو دو کوکب کہ طبیعت و اثر مین باہم متصادق و متفق ہین وہ
دونون آپس مین دوست ہین مثل زحل و مریخ کے اور جو دو کوکب کہ طبیعت و اثر مین باہم
متضاد ہین وہ دونون دشمن ایک دوسرے کے ہین مثل زحل و مشتری کے کہ زحل مظلم نحس مفرط
ہی اور مشتری مضی سعد معتدل اور بعض منجمین کا قول یہ ہے کہ جو دو کوکب کیفیت مین باہم متصادق
ہون وہ آپسمین دوست ہین اور جو کہ باہم متضاد ہین وہ آپسمین دشمن ہین جیسا کہ کوکب ناری
دوست بادی ہے اور آبی دوست خاکی اور ناری دشمن آبی اور بادی دشمن خاکی اور
بعض منجمین اعتبار اوضاع بیوت کا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جن دو کوکب کے بیوت بنظر
صداقت باہم ناظر ہون تثلیث یا تسدیس وہ دونون آپس مین دوست ہین جیسا کہ برج
مثلاً کہ ساتھ عقرب کے اور حمل کو ساتھ جوزا کے نظر تسدیس ہے تو درمیان عطارد
و مریخ کے دوستی ہے اور جن دو کوکب کے بیوت بنظر عداوت باہم ناظر ہون تربیع
یا مقابلہ وہ دونون آپس مین دشمن ہین جیسا کہ سرطان کو ساتھ جدی کے نظر مقابلہ
ہے پس قمر و زحل آپس مین دشمن ہین اسی طرح برج اسد کو بھی دلو سے نظر مقابلہ ہے
تو شمس و زحل بھی آپس مین دشمن ہین یا جو دو کوکب کہ خانہ اوسکا بارھوان خانہ کوکب
دیگر کا ہو وہ دو کوکب آپس مین دشمن ہین جیسا کہ سنبلہ بارھوان خانہ ہے برج
میزان سے اور ثور بھی بارھوان خانہ ہے برج جوزا سے پس عطارد و زہرہ آپسمین دشمن
ہین لیکن صداقت وعداوت کواکب موافق پوتھی برہت جاتک کے اور طریق سے ہے وہ یہ ہے کہ
پہلے سبع سیارہ کو سطر اول مین لکھین اور نیچے ہر کوکب کے خانہ مول الترکون اوسکا لکھین اور تحت
اوسکے مول الترکون کا خانہ دوم پھر چہارم پھر پنجم پھر ہشتم پھر نہم پھر دوازدہم لکھین پھر نیچے

ان خانون کے خانہاے شرف کواکب لکھین اسطرح سے	

کواکب	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
خانہای مول ترکون	دلو	قوس	حمل	اسد	میزان	سنبلہ	ثور
خانہ ۲ مول ترکون	حوت	جدی	ثور	سنبلہ	عقرب	میزان	جوزا
خانہ ۴ مول ترکون	ثور	حوت	سرطان	عقرب	جدی	قوس	اسد
خانہ ۵ مول ترکون	جوزا	حمل	اسد	قوس	دلو	جدی	سنبلہ
خانہ ۸ مول ترکون	سنبلہ	سرطان	عقرب	حوت	ثور	حمل	قوس
خانہ ۹ مول ترکون	میزان	اسد	قوس	حمل	جوزا	ثور	جدی
خانہ ۱۲ مول ترکون	جدی	عقرب	حوت	سرطان	سنبلہ	اسد	حمل
خانہای شرف کواکب	میزان	سرطان	جدی	حمل	حوت	سنبلہ	ثور

پس سبع سیارات مین سے شمس و قمر کا ایک ہی ایک خانہ ہے اور باقی کواکب کے دو دو خانہ ہین



پس وہی ایک ایک خانہ شمس و قمر کا جس کوکب کے ماتحت مین واقع ہون تو شمس و قمر دوست اوس کوکب کے ہین مثل اسد کے کہ ماتحت مریخ مین واقع ہے اور مثل سرطان کے کہ بتحت مشتری مین واقع ہے پس شمس دوست مریخ کا ہے اور قمر دوست مشتری کا اور وہی ایک خانہ جس کوکب کے ماتحت مین واقع نہو تو شمس و قمر دشمن اوسکے ہونگے جیسا کہ سرطان و اسد ماتحت زہرہ مین نہین ہین پس شمس و قمر دشمن زہرہ ہین لیکن اور کواکب خمسہ متحیرہ کہ جنکے دو دو خانہ ہین پس اگر دونون خانہ کسی کوکب متحیرہ کے ماتحت مین کسی کوکب کے واقع ہون پس وہ کوکب دوست اپنے ماتحت کا ہے جیسا کہ دونون خانے زہرہ کے

ماتحت زحل میں واقع ہیں پس زہرہ دوست ہے زحل کا اور اگر ایک ہی خانہ کسی کوکب متحیرہ کا ماتحت میں کسی کوکب کے واقع ہوا گرچہ تکرار واقع ہو تو وہ کوکب مساوی اپنے ماتحت کا ہے جیساکہ ایک خانہ زہرہ کا برج ثور ماتحت قمر میں واقع ہے اگرچہ تکرار واقع ہے پس زہرہ مساوی ہے قمر کا اور اگر دو خانوں میں سے ایک خانہ بھی کسی کوکب متحیرہ کا ماتحت میں کسی کوکب کے واقع نہو تو وہ کوکب دشمن اپنے ماتحت کا ہے مثل خانہاے زہرہ کے کہ اسکا ایک خانہ بھی ماتحت مشتری میں واقع نہیں ہوا ہے پس زہرہ دشمن ہے مشتری کا یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے صداقت وعداوت کواکب کا پس واسطے سہولت ذہن مبتدی کے اسی قاعدے سے یہ جدول بنائی گئی ہے

جدول دوستی ودشمنی کواکب

کواکب	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
[illegible]	عطارد قمر زہرہ	شمس قمر مریخ	شمس قمر مشتری	مریخ قمر مشتری	عطارد زحل	شمس زہرہ	شمس عطارد
[illegible]	مشتری	زحل	زحل زہرہ	عطارد	مریخ مشتری	مریخ مشتری زحل	مریخ مشتری زحل زہرہ
[illegible]	شمس قمر مریخ	عطارد زہرہ	عطارد	زحل زہرہ	شمس قمر	قمر	[illegible]

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بنا بر اس قاعدے کے حالات کواکب باہمدیگر دوستی ودشمنی ومساوات میں چھہ طرح پر ہے **اول** دوستی جانبین کی ہے یعنے شمس کو ساتھ قمر اور مریخ اور مشتری کے اور عطارد کو ساتھ زہرہ کے اور زہرہ کو ساتھ زحل کے دوستی جانبین کی ہے کیونکہ خانہ انکے ماتحت دوسرے کے واقع ہیں **دوم** دشمنی جانبین کی ہے یعنے شمس کو ساتھ زحل اور زہرہ کے دشمنی جانبین کی ہے کیونکہ کوئی خانہ کسی کا

انمین سے دوسرے کے ماتحت مین واقع نہین ہے **سوم** مساوات جانبین کی ہے جیسے
زہرہ کو ساتھ مریخ کے اور مشتری کو ساتھ زحل کے دونون جانب سے نہ دوستی ہے
نہ دشمنی کیونکہ انکے دونون خانون مین سے ایک ہی خانہ دوسرے کے ماتحت مین واقع ہے
چہارم دوستی ایک جانب سے اور دشمنی دوسری جانب سے جیسے عطارد دوست قمر کا ہے
اور قمر دشمن عطارد کا کیونکہ دونون خانے عطارد کے ماتحت قمر ہین اور خانہ قمر ماتحت عطارد
مین نہین ہے **پنجم** ایک جانب سے دوستی ہو اور جانب دیگر سے مساوی جیسے کہ قمر دوست ہے
مشتری کا اور مشتری مساوی ہے ساتھ قمر کے اور شمس دوست ہے عطارد کا اور
اور عطارد مساوی ہے ساتھ شمس کے اور عطارد دوست ہے زحل کا اور زحل
مساوی ہے ساتھ عطارد کے اور قمر دوست ہے مریخ کا اور مریخ مساوی ہی ساتھ قمر کے
بدلیل مذکور **ششم** ایک جانب سے دشمنی ہو اور جانب دیگر سے مساوی جیسا کہ عطارد
دشمن ہی مریخ کا اور مریخ مساوی ہے ساتھ عطارد کے اور عطارد دشمن ہے مشتری کا اور
مشتری مساوی ہی ساتھ عطارد کے اور قمر دشمن ہی زہرہ کا اور زہرہ مساوی ہی ساتھ قمر کے اور
قمر دشمن ہی زحل کا اور زحل مساوی ہی ساتھ قمر کے اور مریخ دشمن ہے زحل کا اور زحل
مساوی ہے ساتھ مریخ کے بدلیل مذکور بعد اسکے یہ بھی واضح ہو کہ جس کوکب کو ساتھ زحل
کے دوستی یا دشمنی یا مساوات ہے اوسکو ساتھ راس و ذنب کے بھی وہی حالت ہے اور
راس و ذنب کو بجاے زحل کے تصور کرنا چاہیے یہانتک بیان صداقت و عداوت کواکب کا تھا کہ
یہ ایک مقدمہ تھا واسطے معرفت صداقت و عداوت دو شخصون کے پس ان حالات ششگونہ
کواکب سے بہت سے فروعات پیدا ہوتے ہین منجملہ اونکے آٹھہ فروع پر اکتفا کیجاتی ہی **اول**
یہ کہ اگر طالع ولادت ایک شخص کا حمل یا عقرب ہو اور طالع ولادت دوسرے کا اسد دلیل ہی
کہ درمیان اون دونون کے دوستی ہوگی کیونکہ درمیان مریخ و شمس کے دوستی جانبین کی ہے
خاصتہ صاحب طالع حمل کو صاحب طالع اسد سے اسلیے کہ حمل و اسد باہم مشاکل ہین

کہ دونون ایکسہی مثلثہ آتشی سے ہین اور تثلیث کہ دلیل تمام دوستی کی ہے باہم ناظر ہین پس طالع وصاحب طالع دونون اقتضاے دوستی رکھتے ہین لیکن برج عقرب آبی ہے اور عقرب واسد بنظر تربیع کہ دلیل نیم دشمنی کی ہے باہم ناظر ہین پس عقرب یا برج اسد از روے طالع کے مخالفت رکھتا ہے اور از روے صاحب طالع کے موافقت کہ شمس کو ساتھ مریخ کے دوستی جانبین کی ہے **دوم** اگر طالع ایک شخص کا ثور یا میزان ہو اور طالع دوسرے کا جوزا یا سنبلہ تو درمیان اون دونون کے دوستی ہوگی کیونکہ درمیان زہرہ وعطارد کے دوستی جانبین کی ہے خاصۃً شخص طالع ثور کو ساتھ شخص طالع سنبلہ کے کیونکہ ثور وسنبلہ دونون ایکہی مثلثہ خاکی سے ہین اور باہم بنظر تثلیث ناظر اور اسیطرح شخص طالع جوزا کو ساتھ شخص طالع میزان کے کہ دونون مثلثہ بادی سے ہین وہ باہم بنظر تثلیث ناظر پس طالع وصاحب طالع دونون اقتضاے دوستی رکھتے ہین **سوم** اگر طالع ایک مولود کا ثور یا میزان ہو اور طالع دوسرے کا جدی یا دلو درمیان اون دونون کے دوستی ہوگی کیونکہ درمیان زہرہ وزحل کے دوستی جانبین کی ہے خاصۃً مولود طالع ثور کو ساتھ مولود طالع جدی کے کہ دونون برج مثلثہ خاکی سے ہین اور باہم بنظر تثلیث ناظر اور مولود طالع میزان کو ساتھ مولود طالع دلو کے کہ دونون برج مثلثہ بادی سے ہین پس طالع وصاحب طالع دونون اقتضاے دوستی رکھتے ہین **چہارم** اگر طالع ایک شخص کا اسد ہو اور طالع دوسرے کا قوس یا حوت درمیان اونکے دوستی ہوگی کیونکہ درمیان شمس اور مشتری کے دوستی جانبین سے ہے خاصۃً شخص طالع اسد کو ساتھ شخص طالع قوس کے کہ دونون برج مثلثہ آتشی سے ہین اور بنظر تثلیث ناظر پس طالع وصاحب طالع دونون اقتضاے دوستی رکھتے ہین لیکن برج حوت آبی ہے اور اسد آتشی اور باہمدیگر ساقط از نظر پس طالع اقتضاے دشمنی کا ہے اور صاحب طالع اقتضاے دوستی **پنجم** اگر طالع ولادت ایک کا برج اسد ہو اور طالع ولادت دوسرے کا سرطان درمیان اونکے دوستی ہوگی کیونکہ درمیان شمس وقمر کے دوستی جانبین کی ہے

لیکن اسد آتشی ہے اور سرطان آبی پس طالع اقتضاے دشمنی کرتا ہے اور صاحب طالع اقتضاے دوستی **ششم** اگر طالع ایک کا اسد ہو اور طالع دوسرے کا جدی یا دلو درمیان اونکے دشمنی ہوگی کیونکہ درمیان شمس و زحل کے دشمنی جانبین کی ہے اور مشاکلت مین بھی کوئی مشاکلت نہین ہے برج اسد آتشی ہے اور جدی خاکی اور دلو بادی اور اسد کو ساتھ جدی کے سقوط نظر ہے اور ساتھ دلو کے نظر مقابلہ کہ مقابلہ دلیل تام دشمنی کی ہے پس طالع و صاحب طالع دونون اقتضاے دشمنی رکھتے ہین **ہفتم** اگر طالع ایک کا اسد ہو اور طالع دوسرے کا ثور یا میزان درمیان اونکے دشمنی ہوگی کیونکہ شمس و زہرہ مین دشمنی جانبین کی ہے اور مشاکلت مین بھی کوئی مشاکلت نہین ہے اسد آتشی ہے اور ثور خاکی اور میزان بادی اور اسد کو ساتھ ثور کے نظر تربیع ہے ... طالع و صاحب طالع دونون اقتضاے دشمنی رکھتے ہین لیکن اسد کو ساتھ میزان کے نظر تسدیس ہے کہ دلیل نیم دوستی کی ہے تو یہان پر طالع مقتضاے دوستی ہے اور صاحب طالع مقتضاے دشمنی **ہشتم** اگر طالع ایک کا جوزا یا سنبلہ ہو اور طالع دوسرے کا سرطان پس مولود طالع جوزا و سنبلہ کا دوست ہوگا مولود طالع سرطان کا اور مولود طالع سرطان دشمن ہوگا مولود طالع جوزا و سنبلہ کا کیونکہ عطارد دوست ہے قمر کا اور قمر دشمن ہے عطارد کا اور طالع بھی اقتضاے دوستی جانبین کا نہین کرتا ہے بجز آنکہ سنبلہ کو ساتھ سرطان کے نظر تسدیس ہے فقط و قس علے ہذا البواقی پس جہان پر دلائل دوستی و دشمنی دونون جمع ہون حکم اغلب کرنا چاہیے

فصل سوم دربیان محبت بین الاثنین از روے راس کے

پس واضح ہو کہ بروقت ولادت کے جس برج مین کہ قمر ہوتا ہے اوسی برج کے کسی حرف پر نام مولود کا رکھا جاتا ہے اوسی کو راس کہتے ہین اہل ہند مین اس امر کا التزام ہو رہتا ہے مگر اہل اسلام مین یہ مروج نہین ہے وہ بغیر راس دیکھنے کے جو چاہتے ہین نام مولود کا رکھتے ہین

اسی سبب سے احکام نجومی مسلمانون کے حق مین مطابق نہین پڑتے ہین اور ہندوؤن کے حق مین مطابق آتے ہین کیونکہ اونکا نام راس دیکھ کے رکھا گیا ہوتا ہے اور اسکی بہت تاثیر ہوتی ہے پس مسلمانون مین نام کا حرف اول اگر الف ہے تو اوسکو مجازاً میکھ راس کہتے ہین اور اگر حرف اول میم ہے اوسکو سنگھ راس کہتے ہین اور احکام اونکے بحساب راس کے بیان کرتے ہین پس نام راس انسان کا اگر حقیقۃً ہو تو تاثیر اوسکی پوری ہوگی اور اگر مجازاً ہو تو تاثیر کم ہوگی پس نام انسان کا از روے راس کے حقیقۃً یا مجازاً دلائل و وجوہات محبت اوسکے کئی طرح پر ہین **اول** اگر دو شخصون کی ایک راس ہو درمیان اون دونون کے محبت ہوگی **دوم** اگر صاحب راس دو شخصون کا ایک ہی ستارہ ہو دلیل محبت باہمی کی ہے **سوم** درمیان راس دو شخصون کے نظر محبت ہو دلیل محبت باہمی کی ہے **چہارم** درمیان صاحب راس دو شخصون کے اگر نظر تثلیث یا تسدیس ہو دلیل اتحاد باہمی کی ہے **پنجم** اگر درمیان صاحب راس دو شخصون کے دوستی جانبین سے ہو تو دلیل محبت و اتحاد باہمی کی ہے **ششم** اگر راس دونون کی یعنے وہ برج کہ جسمین وقت ولادت کے قمر تھا ایک مثلثہ سے ہون آتشی یا بادی یا آبی یا خاکی تو دلیل اتفاق باہمی کی ہے **ہفتم** اگر راس معشوق کی گیارھوان خانہ راس عاشق سے پڑے دلیل محبت باہمی کی ہے اسیطرح اگر راس زوجہ کی ساتوان خانہ راس شوہر سے پڑے دلیل اتفاق باہمی کی ہے **فائدہ** اس فصل سابق مین وجوہات محبت بین الاثنین کی از روے راس کے بیان ہوے ہین اور راس کا پہچاننا موقوف ہے معرفت حروف بروج اثنے عشر و منازل قمر پر پس واسطے معرفت راس و حروف منازل قمر کے یہ فائدہ لکھا گیا پس واضح ہو کہ جو حروف بروج اثنے عشر سے منسوب ہین وہ دو قسم پر ہین ایک وہ کہ جو معمول بہ حکماے

یونان کا نہے دوسرے وہ کہ جو معمول حکماے ہند کا ہے اور فرق ان دو قسمون مین بہت ہے جیساکہ حرف فا طریق یونانی مین متعلق منزل اکلیل سے ہے کہ یہ منزل برج میزان مین ہے اور زبان ہندی مین فا کو بچا لکھتے ہین ساتھہ باے فارسی اور ہاے مختفی کے اور بچا متعلق منزل نعائم سے ہے کہ یہ منزل برج قوس مین ہے پس جو فرق درمیان حکماے یونان اور حکماے ہند کے ہے وہ اس بنا پر ہے کہ یونانیون اور اہل جفر اٹھائیس حرفون کو اٹھائیس منازل قمر پہ تقسیم کرتے ہین اور حروف ابجد مین سے ہر ایک حرف کو ایک منزل سے متعلق کیا ہے اور بمقدار ایک منزل کی تیرہ درجہ ہین تقریبا خواہ ایک برج مین ہو یا دو برجو نمین پس اس مطلب کے لیے ایک جدول لکھی جاتی ہے تا واسطے فہم مبتدی کے آسان ہوجاے پس جدول حروف بست و ہشتگانہ ابجد بطبق منازل قمر یہ ہے

	حمل			ثور			جوزا	
شرطین ۱	بطین ۲	ثریا ۳	ثریا ۳	دبران ۴	ہقعہ ۵	ہقعہ ۵	ہنعہ ۶	ذراع ۷
۱۳ ح	۱۳ ۱/۳ ح	۴ ح	۹ ح	۳ ح	۴ ح	۹ ح	۱۳ ح	۱۳ ح
ا	ب	ج	ج	د	ہ	ہ	و	ز
	سرطان			اسد			سنبلہ	
نثرہ ۸	طرفہ ۹	جبہہ ۱۰	جبہہ ۱۰	زبرہ ۱۱	صرفہ ۱۲	صرفہ ۱۲	عوا ۱۳	سماک ۱۴
۱۳ ح	۱۳ ح	۴ ح	۹ ح	۱۳ ح	۴ ح	۹ ح	۱۳ ح	۱۳ ح
ح	ط	ی	ی	ک	ل	ل	م	ن
	میزان			عقرب			قوس	
غفر ۱۵	زبانا ۱۶	اکلیل ۱۷	اکلیل ۱۷	قلب ۱۸	شولہ ۱۹	شولہ ۱۹	نعائم ۲۰	بلدہ ۲۱
۱۳ ح	۱۳ ح	۴ ح	۹ ح	۱۳ ح	۴ ح	۹ ح	۱۳ ح	۱۳ ح
س	ع	ف	ف	ص	ق	ق	ر	ش
	جدی			دلو			حوت	
ذابح ۲۲	بلع ۲۳	سعود ۲۴	سعود ۲۴	اخبیہ ۲۵	مقدم ۲۶	مقدم ۲۶	موخر ۲۷	رشا ۲۸
۱۳ ح	۱۳ ح	۴ ح	۱۳ ح	۹ ح	۴ ح	۹ ح	۱۳ ح	۱۳ ح
ت	ث	خ	خ	ذ	ض	ض	ظ	غ

لیکن نزدیک حکماے ہند کے منازل قمر ۲۷ ہین اور منزل ذابح کو کہ بائیسوین منزل ہے

برج جدی مین جسکو ہندی مین ابجہت کہتے ہین شمار نہین کرتے ہین اور اوسکو مخفی رکھتے ہین تولد طفلان و در جنگ و نکاح مین اس نچھتر سے کام لیتے ہین اور احکام جاری کرتے ہین اور حروف کو اٹھائیس منزل پر تقسیم کرتے ہین اور حروف کو سنسکرت مین اعراب نہین ہوتا ہے جس طرح کہ عربی مین ہوتا ہے مثلاً الف عربی مین مضموم و مفتوح و مکسور و ساکن ہوتا ہے پس الف حرف ہے اور ضمہ و فتحہ و کسرہ حرکت اوسکی ہے اور زبان سنسکرت مین بھی الف بارہ طرح سے لکھا جاتا ہے اور بارہ طرح سے پڑھا جاتا ہے اور صورت تحریر ہر طرح کی جداگانہ ہوتی ہے مثلاً الف پہلے بفتحہ پڑھا دوسرے باشباع فتحہ تیسرے بکسرہ چوتھے باشباع کسرہ پانچوین بضمہ چھٹے باشباع ضمہ ساتوین بکسرۂ مجہول و اشباع آٹھوین بفتحہ یاے ساکن نوین بضمہ مجہول و اشباع دسوین بفتحہ و واو ساکن گیارہوین بفتحہ نون غنہ بارہوین بفتحہ یاے ساکن اسی طرح ہر حرف کو بارہ بارہ طرح سے پڑھتے اپنی اور اُن بارہ طرحون مین سے ہر واحد ایک حرف خاص الحال ہے اور صورت تحریر بعض الحروف کی آخر رسالہ نزہۃ النجوم مین تحریر ہو چکی ہے سواے اسکے اور بھی بعض حروف خاص اوسی زبان کے ہین پس یہی بنا اختلاف ہے درمیان یونانیون و اہل ہند کے اور یہ بھی ہے کہ حرف ز کو ج کہتے ہین زینب کو جینب بولتے ہین اور بجاے قاف کے کاف استعمال کرتے ہین قاسم کو کاسم کہتے ہین اور بجاے خ کے کھ یا ہاے مختفی بولتے ہین خدیجہ کو کھدیجہ کہتے ہین اور بجاے ف کے پھ استعمال کرتے ہین فاطمہ کو پھاطمہ کہتے ہین اور بجاے ع کے الف استعمال کرتے ہین علی کو الی کہتے ہین اور حکماے ہند بروقت ولادت طفل ابجد حروف پر اوس لڑکے کا نام رکھتے ہین اور **قاعدہ** نام رکھنے کا یہ ہے کہ بروقت ولادت کے دیکھتے ہین کہ قمر کس چرن پر کس نچھتر کی ہے اوس چرن **کا جو حرف** ہوتا ہے اوسی حرف پر نام رکھتے ہین

اور منزل کو انکے یہان پچھتر کہتے ہین اور ہر پچھتر مین چار چرن ہوتے ہین اور ہر چرن کا ایک ایک حرف ہوتا ہے جدول اوسکی یہ ہے

	میکھ			برکھ	
اشونی ۴چرن	بھرنی ۴چرن	کرتکا ۱چرن	کرتکا ۳چرن	روہنی ۴چرن	مرگشرا ۲چرن
چرچی چولا	لی لولے لو	آ	ای او اے	او بابی بو	بے بو
	متھن			کرک	
مرگشرا ۲چرن	آدرا ۴چرن	پونربش ۳چرن	پونربش ۱چرن	پکھ ۴چرن	اشلیکھا ۴چرن
کا کی	گوگن گھا چھا	کی کو ہا	ہی	ہو ہی ہو ڈا ہا	ڈی ڈو ڈے ڈو
	سنگھ			کنیا	
مگھا ۴چرن	پوربا پھاگنی ۴چرن	اوترا پھاگنی ۱چرن	اوترا پھاگنی ۳چرن	ہست ۴چرن	چترا ۲چرن
ما می مو مے	مو ما ٹی ٹو ٹے	ٹے	ٹو پا پی	پو کھا ڑان ٹھا	پے پو
	تلا			برچھیک	
چترا ۲چرن	سواتی ۴چرن	بساکھ ۳چرن	بساکھ ۱چرن	انرادھا ۴چرن	جیشٹھا ۴چرن
راری	رو رے رو تا	تی تو تے	تو	نانی نونے	نو یا یے یو
	دھن			مکر	
مول ۴چرن	پوربا کھاڑ ۴چرن	اوتراکھاڑ ۱چرن	اوتراکھاڑ ۳چرن	شرون ۴چرن	دھنشٹھا ۲چرن
بی جو بھا بھے	بھو دھا پھا ڑھا	بھے	بھو جا جے	کھی کھو کھے کھو	گا گی
	کنبھ			مین	

۲۳ دھنشٹھا ۲چرن	۲۴ ست بکھا ۴چرن	۲۵ پوربابھادرپد ۳چرن		۲۵ پوربابھادرپد ۱چرن	۲۶ اوترابھادرپد ۴چرن	۲۷ ریوتی ۴چرن
گوگے	گوسا سی سو	سے سودا		دی	دوتھاجھایان	دی دوچاچی

جدول مطابق منازل یونانیون یا نچھتر ہاے ہندوین کے یہ ہے

۱ شرطین اسونی	۲ بطین بھرنی	۳ ثریا کرتکا	۴ دبران روہنی	۵ ہقعہ مرگسرا	۶ ہنعہ آردرا	۷ ذراع پونربس	۸ نثرہ پکھ	۹ طرفہ اشلیکھا
۱۰ جبہہ مگھا	۱۱ زبرہ پوربا پھاگنی	۱۲ صرفہ اوترا پھاگنی	۱۳ عوا ہست	۱۴ سماک چترا	۱۵ غفر سواتی	۱۶ زبانا بساکھا	۱۷ اکلیل انرادھا	۱۸ قلب جیشٹھا
۱۹ شولہ مول	۲۰ نعائم پوربا کھاڑھ	۲۱ بلدہ اوترا کھاڑھ	۲۲ ذابح ابجیت	۲۳ بلع سرون	۲۴ سعود دھنشٹھا	۲۵ اخبیہ سب بکھا	۲۶ مقدم پوربابھادرپد	۲۷ مؤخر اوترابھادرپد ۲۸ رشا ریوتی

خمسہ

کہ بیان عداوت بین الشخصین کے ہے واضح ہو کہ عداوت بھی دو طرح سے ہوتی ہے ایک تو بسبب عملیات و تعویذات وغیرہ کے ہو جاتی ہے دوسرے بسبب طالع ولادت و طالع سال اون دونون کے ہوتی ہے تو بحسب قلت و کثرت دلائل کے کمی بیشی عداوت کی باہمی ہی ہے اور تعویذات عداوت و فرقت بہ نسبت تعویذات محبت و الفت کی جلد تاثیر کرتے ہین کیونکہ شیاطین اس امر مین معین رہتے ہین اس لیے کہ طبیعت اونکی ایسے امور کے طرف مائل اور راغب رہتی ہے اور چونکہ یہ رسالہ بیان مین محبت بین الشخصین کے لکھا گیا اور مقصد دوم مین وجوہات خلقی محبت کے تحریر ہوئی اور اونھین وجوہات کے برعکس جو دلائل ہین وہی دلائل خلقی عداوت کے ہین پس اونھین دلائل عداوت مین سے بعض وجوہات واسطے مزید بصیرت کے یہان پر لکھے جاتے ہین **وجہ اول** جن دو شخصون کے زائچہ ولادت مین

ین وخانہاے نیرین بتربیع ایک دوسرے کے پڑے ہون تو اون دونون مین
بت ہوگی **وجہ دوم** موضع شمس ایک کا ساتھ موضع قمر دوسرے کے اگر بعداوت
ناظر ہو دلیل ہے کہ درمیان اون دونون کے بضرورت عداوت ہوگی **وجہ سوم**
اگر شمس یا قمر ایک مولود کا بنظر مقابلہ یا تربیع دوسرے مولود کے پڑے تو دلیل دشمنی کی
ہے **وجہ چہارم** اشجار الاثمار مین ہے کہ اگر طالع ایک مولود کا بارھوان خانہ پڑے
دوسرے مولود کے طالع سے وہ دونون باہم دشمن ہون گے **وجہ پنجم** اگر طالع دو شخصون کا
بیکدیگر بنظر عداوت ناظر ہو دلیل عداوت باہمی کی ہے **وجہ ششم** اگر صاحب طالع
دو شخصون کا آپسمین دشمن ہون دلیل دشمنی کی ہے **وجہ ہفتم** اشجار الاثمار مین ہے
کہ اگر دو شخصون مین سے ایک کے طالع مین کوکب نحس کسی موضع مین پڑا ہو اور دوسرے
کے طالع مین کوکب سعد اوسی موضع مین پڑے وہ دشمن ہوگا دوسرے شخص کا اور اوسکو
مضرت و بدی پہونچائے گا اسی طرح اگر دو مولود مین کوکب نحس ایک ہی موضع مین پڑا ہو
درمیان اون دونون کے عداوت ہوگی اور ایک دوسرے کو ضرر پہونچائین گے اور مضرت
بحسب طبیعت اوس نحس کے پہونچیگی پس اگر وہ نحس زحل ہو کر کبر و خدیعہ و حیلہ و شکایت سے
ضرر پہونچے گا اور اگر وہ نحس مریخ ہو تو ضرب و قتل و صلب و تسلط سے ضرر پہونچیگا پس اگر وہ
نحس طالع مین ہو تو دونون کو ضرر ایک دوسرے کے نفس سے پہونچیگا اور اگر وہ نحس
خانہ دوم خانہ مال مین ہو تو ضرر باہم دیگر بسبب مال و معاش کے ہو اور اگر وہ نحس خانہ سوم
مین ہو تو ضرر باہم دیگر بسبب علم و نقل [illegible] وغیرہ کے ہو اور اگر وہ نحس خانہ چہارم مین
ہو تو ضرر باہم دیگر بسبب عمارت و زراعت و باغ و زمین کے ہو اور اگر وہ نحس خانہ دہم
مین ہو تو ضرر باہم دیگر بسبب جاہ و شغل و عمل سلطان کے و علی ہذا القیاس جس خانہ
مین وہ نحس ہو بسبب منسوبات اوس خانہ کے ایک دوسرے کو ضرر پہونچائین گے اور
اگر دونون کے مولد مین سعد و نحس ایک موضع [illegible] ہون پس تین حال سے خالی

نہین ہے یا دونون قوی ہون گے یا دونون ضعیف ہون گے یا ایک اونمین سے
ضعیف ہوگا اور ایک قوی پس اگر دونون قوی ہون مثل اسکے کہ دونون کے
زائچہ مین برج قوس مین مشتری و زحل ہو کہ قوس خانہ مشتری و اوج زحل
ہے تو باہم دیگر نفع پہونچائین گے اور ضرر بھی تو نفع و ضرر بسبب طبیعت کوکب ہوگا
اور باعث و سبب اوسکا منسوبات خانہ اور اگر دونون ضعیف ہون مثل اسکے
کہ دونون کے زائچہ مین برج حمل مین زہرہ و زحل ہو کہ حمل خانہ ہبوط زحل و
وبال زہرہ ہے اور کوئی دلیل دیگر نفع و نقصان کی نہو تو نفع و ضرر بقلیل باہم دیگر
پہونچائین گے اور اگر سعد ضعیف ہو اور نحس قوی مثل اسکے کہ برج عقرب مین مریخ
و زہرہ ہو کہ عقرب خانہ مریخ و وبال زہرہ ہے تو باہم دیگر ضرر زیادہ پہونچائین گے
اور نفع کم اور اگر سعد قوی ہو اور نحس ضعیف مثل اسکے کہ برج ثور مین زہرہ و مریخ
ہو کہ ثور خانہ زہرہ ہے و وبال مریخ تو باہم دیگر ضرر کم پہونچائین گے اور نفع زیادہ
اور اگر دلائل دشمنی و ضرر زائچہ مین بہت ہون اور محبت و نفع کے کوئی دلیل
نہو تو باہم دیگر جان و مال کے دشمن ہون گے اور ایک دوسرے کا خونخوار ہوگا
اور اگر دلائل دوستی و منفعت زائچہ مین بہت ہون اور عداوت و ضرر کی کوئی دلیل
نہو تو اون دونون مین باہم دیگر دوستی و محبت بدرجہ کمال ہوگی اور ایک دوسرے
کو جان و مال سے نفع پہونچائین گے اور مانند یک جان و دو قالب کے رہین گے
اور اونکی صحبت کا نتیجہ بالخیر ہوگا و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین